بدکاری

ترتیب وتالیف

مولانا علی محمد رحمانی

ناشر

محمد امین مرچنٹ

وکیل آیت ___ العظمی سید علی حسینی السیستانی دام ظلہ العالی

قرآن، حدیثؐ اور اقوالِ معصومؑ

"اور زنا کے قریب بھی نہ جانا کہ یہ بہت برا عمل اور بہت بری روش ہے"

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۲)

"میری اُمت کے زیادہ تر افراد شکم پرستی اور شہوت رانی کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے" (فرمانِ رسولؐ)

"غیرتمند آدمی کبھی زنا نہیں کرتا" (قول حضرت علیؑ)

"جس کی نظر میں خود اپنے نفس کی عزت ہوگی وہ اپنی نفسانی خواہشوں کو بے وقعت سمجھے گا" (نہج البلاغہ کلمات قصار)

"جو شخص بھی مسلمان، یہودی، نصرانی یا مجوسی عورت سے زنا کرے گا خواہ وہ عورت آزاد ہو یا کنیز اور اسی پر اصرار کرتے ہوئے دنیا سے اُٹھ جائے تو پروردگار عالم تین سو عذاب کے دروازے اس کی قبر میں کھول دیتا ہے اور ہر دروازے سے کئی سانپ، بچھو اور اژدھے آگ سے نکل آئیں گے اور اُسے قیامت تک جلاتے اور اذیت پہنچاتے رہیں گے" (قول حضرت امام محمد باقرؑ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدکاری

ترتیب و تالیف

مولانا علی محمد رحمانی

ناشر

محمد امین مرچنٹ

وکیل آیت اللہ العظمیٰ السید علی حسینی السیستانی مدظلہ العالی

عنوان کتاب **بدکاری**

ترتیب وتالیف **مولانا علی محمد رحمانی**

ہدیہ اعزازی

محمد علی ایف مرچنٹ

سلسلہ تربیت اسلامی نمبر 21

کمپوزنگ، ڈیزائننگ	ملک علیم علی
صفحات	64
تعداد	1000
مطبع	ایمہ اکیڈمی
طبع اول	مارچ 2006ء

ناشر

محمد امین مرچنٹ

وکیل آیت اللہ العظمی السید علی حسینی السیستانی مدظلہ العالی

G-300 زہرا گارڈن شاہنواز بھٹو روڈ سولجر بازار کراچی (پاکستان)
فون نمبرز: 2235433 - 2252451

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

الحمد لا ھله والصلوۃ اھلھا

اسلام دین فطرت ہے۔ اس کا ہر حکم فطرت کے مطابق ہے۔ مثلاً نماز پڑھنے سے انسان میں تکبر پیدا نہیں ہوتا، نماز پڑھ کر اسے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر طاقت سے بڑی ایک طاقت ہے۔ جسکے سامنے وہ زمین پر پیشانی ٹیکتا ہے۔ روزے رکھ کر اسے نہ صرف فاقہ زدہ لوگوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے، بلکہ اگر وہ سحری اور افطاری کے وقت خوب مرغن غذائیں اور پیٹ کی ضرورت سے بڑھ کر نہ کھائے تو اسکے جسم کی Over Hauling ہوجاتی ہے۔ اسی طرح اسلام کے ایک ایک حکم کی Logic ہے۔ لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ اللہ نے جو نعمتیں انسان کو عطا کی ہیں وہ ان سے دور رہے۔

ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہر نعمت اور ہر سہولت کو اسلامی قانون کے دائرے میں رہ کر استعمال کیا جائے۔ اسکی ایک آسان سی مثال یہ ہے کہ شہر سے سارے ٹریفک سگنل اور ٹریفک پولیس ہٹادی جائے تو شہر کا کیا حال ہوگا؟

انسان اشرف المخلوق ہے اسے قانون اور فطرت کے دائرے میں رہ کر ہر کام کرنا ہے اور جانوروں کی طرح زندگی نہیں گزارنی۔

جنس یا Sex اللہ تعالیٰ کی ایک بہترین نعمت ہے، لیکن یہ نعمت صرف اس وقت تک نعمت ہے جب تک اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اس نعمت سے فائدہ

اٹھایا جائے۔ ورنہ یہی نعمت گناہِ کبیرہ میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اس کی سزا سنگساری ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں قانون کے دائرے میں رہ کر اس نعمت کا لطف اٹھانے کی اجازت دی ہے تو ہم جانوروں کی طرح اس نعمت کو سزا میں کیوں بدلیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں میڈیا لوگوں اور خاص طور پر نوجوانوں کی شہوت بڑھا کر انہیں زنا کی طرف مائل کرتا ہے، وہ زنا کیلیے جواز تلاش کرتے ہیں اور زنا کر کے اپنے دوستوں میں بڑے فخریہ انداز میں اس کی گفتگو کرتے ہیں۔

گناہ کرنے سے پہلے جواز ہوتا ہے
گناہ کر کے تجھے خود پہ ناز ہوتا ہے

(علی آذر)

نکاح سنتِ رسول ہے، نکاح کی دو قسمیں ہیں ایک دائمی نکاح اور ایک غیر دائمی نکاح یہاں عرض کرتا چلوں کہ غیر دائمی نکاح کی کئی شرائط ہیں اور بچہ ہونے کی صورت میں اس کے تمام وہی حقوق ہیں جو دائمی نکاح میں ہوتے ہیں۔

دیکھا گیا ہے کہ کچھ نوجوان اور کچھ مالدار لوگ غیر دائمی نکاح اپنی بے لگام شہوت کو بجھانے کیلیے کرتے ہیں اور ان کی نظر ان تمام شرائط پر نہیں ہوتی جو غیر دائمی نکاح کی صورت میں لازم ہیں۔

کچھ امراء زمانہ ساز مولویوں سے فتوے لے کر غیر دائمی نکاح کرتے رہتے ہیں۔ رسولِ اکرمؐ نے بھی غیر دائمی نکاح کیئے لیکن ان حضرات کو معلوم ہے کہ رسولِ اکرمؐ نے اسّی (۸۰) سال کی بیواؤں سے غیر دائمی نکاح کیئے تاکہ ان کی کفالت کر

سکیں۔

آج کے زمانے میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے کسی بوڑھی بیوہ سے اسکی کفالت کرنے کیلیے نکاح کیا ہو۔ آج کے لوگ غیر دائمی نکاح کیلیے نوجوان اور خوبصورت دوشیزہ کو ڈھونڈتے ہیں۔

"بدکاری" کو عام الفاظ میں "زنا" کہتے ہیں اور تربیت اسلامی کی اکیسویں (۲۱) کتاب کا عنوان "بدکاری" ہے۔ اسے مولانا علی محمد رحمانی نے لکھا ہے۔ جو ایک نوجوان طالب علم ہیں۔

الاحقر

محمد امین مرچنٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مولّف

الحمدلله رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ سیدالمرسلین

وآله الطیبین الطاهرین

یوں تو خلقت آدمؑ کے ساتھ ہی خیر وشر، نیکی اور بدی کے درمیان ایک دائمی کشمکش شروع ہوگئی تھی، شیطان نے وقت معلوم تک اولاد آدمؑ کو بہکانے کیلئے ہر حربے کو آزمانے کا اعلان کیا، یہی وجہ ہے کہ اس کائنات میں شیطان کے بہکاوے میں آنے والے زیادہ اور مخلصین کی تعداد ہمیشہ سے کم رہی ہے۔

لیکن خداوند قدوس نے انسان کو شیطان کی چالوں سے محفوظ رکھنے کیلئے انبیاء کرامؑ، ائمہ طاہرینؑ اور آسمانی کتابوں کے ذریعے مکمل انتظامات کر رکھے ہیں۔ اب یہ انسان کی ذمہ داری ہے کہ انسان اس الٰہی انتظام سے فائدہ اٹھا کر دنیا و آخرت دونوں میں سرخرو ہو۔

مسلمانوں کو اپنی دینی اقدار اور اسلامی تعلیمات سے دور کرنے کیلئے شیطان کے چیلوں نے جہاں ثقافتی، تجارتی اور سیاسی حربے آزمائے وہاں روشن خیالی اور حقوق انسانی کے نام پر جنسی بے راہ روی اور فحاشی کو کچھ اس طرح فروغ دینا شروع کیا کہ آج مسلمانوں کی خاطر خواہ تعداد ان خرافات کو روشن خیالی اور کامیابی کا زینہ سمجھتی ہے۔

ایسے روشن خیال، خود غرض، نفسا نفسی اور قحط الرجال دور میں میرے محترم و مکرم الحاج محمد امین مرچنٹ صاحب (وکیل آیۃ اللہ العظمیٰ السید علی حسینی سیستانی دامت برکاتہم العالیہ) نے تمام مسلمانوں خصوصاً نوجوان نسل کو اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے روشناس کرنے کیلئے "سلسلہ تربیت اسلامی" کے نام سے ایک مقدس کتابی سلسلہ شروع کر رکھا ہے، یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اس کتاب کی تالیف میں جہاں محترم حاجی محمد امین مرچنٹ صاحب اور جناب محمد علی بھائی کا خلوص بھرا جذبہ کارفرما ہے وہاں استاد محترم حجۃ الاسلام والمسلمین آقائی محمد عباس وزیری دامت فیوضاتہ کی مشفقانہ حوصلہ افزائی بھی مہمیز کا کام دیتی رہی۔ انہوں نے مسودے پر نظر ثانی فرما کر علمی تقریظ بھی تحریر فرمائی، میں ان کا انتہائی شکر گزار ہوں، اسکے علاوہ خطیب مسجد اقصیٰ جناب مولانا محمد عون نقوی مدظلہ کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے مبسوط تقریظ تحریر فرما کر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ ناقدری ہوگی اگر میں شکریہ ادا نہ کروں برادر بزرگوار مولانا احمد علی امینی دام اقبالہ اور عزیز دوست مولانا سردار علی دام مجدہ کا جنکی تحریک اور ہمت افزائی کا نتیجہ اس کتاب کے معرض وجود میں آنے کا باعث ہوا۔

پروردگار عالم ان سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ناشر محترم کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔ آمین

ناچیز

علی محمد رحمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارفی کلمات

الحمد اللہ و کفیٰ و الصلوٰۃ علی عبادہ الذین اصطفیٰ

''اہم معاشرتی موضوع منفرد اندازِ تحریر''

اسلام کی حقانیت، اس کے قوانین کا جامع اور زندگی کے ہر شعبے پر محیط ہونے سے ثابت ہے اسلامی معاشرے کا عین اسلامی ہونے کیلئے بچوں جوانوں اور خاص طور پر بچیوں اور عورتوں میں اسلامی شعوری بیداری سے جنتی ماحول بن سکتا ہے۔

جب ماں کو پتہ ہوگا کہ عورت کا جہاد شوہر کی خدمت اور شوہرداری ہے تو وہ ماں اپنی بچی اور بچے کی تربیت بھی ویسی ہی کرے گی۔ کیونکہ دین الٰہی کنبوں کی اصلاح کو زبردست اہمیت دیتا ہے اور کنبے کے مقدس ماحول کے اجزاء میں ماں باپ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ لہذا ماں باپ جب بچوں میں اصلاح نفس، ماحول کی کیزگی اور نفس کو ابتداء ہی سے روحانی غذا مہیا کریں گے تو مستقبل کے معماروں میں ذہنی طور پر اچھے خیالات پروان چڑھیں گے اور نسل میں حیا، دینداری اور روحانیت پیدا ہوگی۔

زیرِ نظر کتاب موضوع کے اعتبار سے اہم اور تحریر کے لحاظ سے منفرد کتاب ہے جو کہ برادر مولانا علی محمد رحمانی نے تحریر اور ترتیب فرمائی اور طباعت کی ذمہ داری پاکستان کی نامور شخصیت ہمدرد حضرت جناب محمد امین مرچنٹ مدظلہ (وکیل نمائندہ

آیت اللہ العظمیٰ حضرت السید علی حسینی سیستانی مدظلہ العالی) نے سرانجام دی۔ اس کتاب میں معاشرے کے اہم ترین موضوع پر قلم اٹھا کر مولانا رحمانی صاحب نے نوجوانوں کی اصلاح کی ہے، کیونکہ اگر بے راہ روی، جنسی بے قاعدگی، میڈیا کی آزادی اور مغربی معاشرے کا اثر اسی طرح ہمارے ماحول میں اثر انداز ہوتا رہا تو ایک دن آئے گا کہ بچے گھریلو ماحول اور زندگی سے فرار اختیار کریں گے، والدین کے انجام سے بے خبر ہوں گے، بوڑھوں کیلئے علیحدہ گھر بنائے جائیں گے، عورتیں باہر نکل کھڑی ہوں گی اور بھیانک انجام کی طرف ہم چلے جائیں گے۔ اگر آج کنٹرول نہ کیا گیا تو پھر کبھی بھی کنٹرول نہیں ہو پائے گا۔ لہذا علماء، خطباء، ذاکرین، شعراء اِن موضوعات کی توجہ کے ساتھ تشہیر کریں۔

مولانا رحمانی نے قرآن مجید، احادیثؑ، واقعات، دلائل، برہان عقلی روایات سے عمدہ کاوش فرمائی ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اصلاح معاشرہ میں اپنا کردار ادا کریں۔

شہوت کی روک تھام، زنا کے عملی نقصانات، بدکاری بے حیائی خاص طور پر عورتوں میں بدکاری ایڈز کی ماں جیسے موضوعات کو زیر بحث لا کر بتلایا ہے کہ جنسی بے راہ روی نہ صرف خود انسان کو بلکہ پورے معاشرے کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ دعا ہے کہ خدا ہمارے نوجوانوں کو اس کتاب سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جناب امین مرچنٹ صاحب کو طول عمر عطا فرمائے اور مولانا رحمانی صاحب کے قلم میں مزید قوت و تاثیر پیدا فرمائے۔ آمین

مولانا سید محمد عون نقوی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ المعصومین

یہ بات تمام اہل اسلام بلکہ غیر مسلموں کے پاس بھی طے شدہ ہے کہ کائنات کی افضل ترین مخلوق انسان ہے۔ فرشتوں کی نسبت انسان افضل ہے یا نہیں؟ یہی نوع انسان فرشتوں کے انواع سے افضل ہے یا نہیں گوکہ محتاج محبث ہے لیکن اہل تحقیق کی نظر میں انسان فرشتوں سے بھی افضل ہے اور اسکی وجہ فضیلت اس طرح بیان ہوئی ہے کہ انسان اپنی قوت عقل اور ہدایت تشریعی الٰہی سے مستفیض ہوتے ہوئے خواہشات نفسانی کے طوفانوں سے نکل کر ساحل قرب خداوندی تک پہنچ سکتا ہے۔ یہی تکامل کہلاتا ہے اور یہی سعادت حقیقی ہے۔ البتہ ہر انسان بالفعل اس سعادت منزل تک نہیں پہنچ پاتا جب تک کہ مکتب وحی کے مطابق اسکی تربیت اس نہج پر نہ جائے اور خود انسان بھی اس نسخہ ہدایت پر صمیم قلب سے عمل پیرا نہ ہوجائے۔ پورا دین وہ مکتب ہے کہ جس میں انسان کی تربیت ہوتی ہے اور اسکے مختلف اسباق میں سے ایک چھوٹا سا سبق حوزہ علمیہ کے اس ہونہار شاگرد جناب علی محمد رحمانی نے بیان فرمایا ہے۔ علی محمد رحمانی حوزہ کے باصلاحیت طالب علموں میں سے ہیں۔

دعا ہے کہ پروردگار عالم انکو اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو جلا بخشنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ

بھی دعا کرتے ہیں کہ ہمارے نوجوان انکے تحریر کردہ سبق سے مستفید ہوتے ہوئے خودشناسی کی راہ پر گامزن ہو جائیں اور اس شیطانی بھنور سے نکلنے کی جو راہیں رحمانی صاحب نے دکھائی ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے مقام قرب خداوندی تک پہنچ جائیں۔اور حقیر کو بھی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

احقر العباد

محمد عباس وزیری

اسلام اور انسانی خواہشات

انسان فطری طور پر مدنی الطبع ہے وہ اکیلا تمام ضروریات زندگی کو مہیا نہیں کرسکتا اسلئے کہا جاتا ہے کہ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے وہ اپنی زندگی گزارنے کیلئے معاشرے کا محتاج ہے۔ جب وہ معاشرے میں زندگی گزارتا ہے تو اس کیلئے کسی نہ کسی قانون کا پابند ہونا لازمی ہے۔ جب انسان قبائل کی صورت میں زندگی گزارتا تھا اس وقت سے لے کر آج تک انسانی زندگی میں کسی نہ کسی قانون کا عمل دخل رہا ہے۔

تاریخ انسان کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ انسانی کی ترقی ہمیشہ قانون کی مرہون منت رہی ہے، انسان چاہے متمدن ہو یا غیر متمدن، اس نے کچھ قوانین ضرور بنائے ہیں۔

فرض کیجئے اگر حکومت ایک گھنٹہ کے لئے شہر کے اندر ٹریفک کے قوانین کی بندی ختم کرنے کا اعلان کرے تو کس قدر حادثات پیش آئیں گے، کتنی قیمتی جانوں کا یاں ہوگا، یعنی نظام زندگی معطل ہو کر رہ جائے گی۔

اب غور فرمایئے۔

جب اس دنیا کی چھوٹی چھوٹی حکومتیں اپنی حدود مملکت میں نظام زندگی کو قرار رکھنے کیلئے ٹریفک کے قوانین کی پابندی کو لازمی سمجھتی ہیں اور کسی صورت اس پابندی کو اٹھانے پر رضا مند نہیں ہوتیں، تو وہ خداوند رحمان ورحیم جس کے قبضۂ قدرت میں پوری کائنات کی شہنشاہی ہے وہ انسان کو کیسے بے مہار چھوڑ سکتا ہے وہ سان کی تباہی و بربادی پر راضی کیونکر ہو سکتا ہے جسے اس احسن الخالقین نے اشرف

المخلوقات بنا کر بھیجا ہو، دنیا کی حکومتوں اداروں، دوست، احباب حتی کہ والدین سے بڑھ کر وہ انسان سے محبت کرتا ہو جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ:۔ ''تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت کو فرض قرار دیا ہے''۔

اسکی رحمت و شفقت کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ کائنات میں انسان کو ایسا نظام زندگی مہیا کرے جسکے تحت رہ کر انسان پروردگار کی جملہ ظاہری نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ، قرب خداوندی کی معنوی لذات سے بھی فیضیاب ہو سکے۔

اسی لئے اس نے اسلام کی شکل میں ایک ایسا جامع اور پختہ نظام انسان کو عطا فرمایا جس کے مطابق زندگی گزارنے سے انسان اُس مقامِ محمود تک رسائی حاصل کرسکتا ہے جہاں فرشتے بھی اس پر رشک کرنے لگتے ہیں۔

خداوند قدوس نے **ان الدین عند اللہ الاسلام** فرما کر اسلام پر اپنی پسندیدگی کی مہر لگا دی۔ اب انسانیت کا تقاضا یہ ہے کہ خدا کے اس متعین کردہ نظام کے مطابق زندگی گزاری جائے تا کہ انسان **خیر الدنیا و الآخرہ** کے دائرے سے نکل کر **فاز الدنیا و الآخرہ** کا مصداق بن سکے۔

اسلام چند گھسے پٹے قوانین کے مجموعے کا نام نہیں، نہ ہی ترک دنیا اس کا مطمع نظر ہے بلکہ اسلام کا یہ پیغام آج بھی پوری جامعیت کے ساتھ انسانیت کے ماتھے کا جھومر ہے کہ ''جو کوئی دنیا کی خاطر آخرت کو چھوڑ دے یا آخرت کیلئے دنیا کو ترک کردے وہ ہم میں سے نہیں''۔ (فرمان رسولؐ)

یہی وجہ ہے کہ اسلام انسان کی فطرت کے مطابق اور فطری قوانین سے مکمل ہم آہنگ ہے۔ اسلام انسان کی ہر اس خواہش کا احترام کرتا ہے جو اسکی بقا اور نجات کی

ضامن ہو، لیکن یہ انسان ہے جو چاہتا ہے کہ کوئی بھی چیز اس کی خواہشات کی تکمیل میں رکاوٹ نہ بنے اور وہ اپنی مرضی کے مطابق ہر کام انجام دے۔

قرآن حکیم نے انسان کی اس خواہش کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے:

ترجمہ:۔ بلکہ انسان تو یہ چاہتا ہے کہ اپنے سامنے برائی کرتا چلا جائے۔

ظاہری بات ہے اگر انسان کی خواہشات کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو وہ سرکشی اور بربریت میں اتنا بڑھتا چلا جائے گا کہ قرآن کی نگاہ میں وہ حیوان سے بھی بدتر ہو جائے گا۔ جیسا کہ ارشاد ہوا:

ترجمہ:۔ ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔

پس اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق زندگی گزارنے والا، اپنی ذات اور معاشرہ دونوں کیلئے ناسور ہے۔

مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

ترجمہ:۔ جس کی نظر میں خود اپنے نفس کی عزت ہوگی وہ اپنی نفسانی خواہشوں کو بے وقعت سمجھے گا۔ (نہج البلاغہ کلمات قصار)

اگر انسان خواہشات کے پیچھے چلنا شروع کر دے تو ہر خواہش نئی خواہش کا پیش خیمہ ہوتی ہے اور وہ غالب کے اس شعر کا مجسمہ بن جاتا ہے:

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

اسی لئے پیغمبر اسلامؐ نے خواہشات کی مخالفت کو جہاد اکبر سے تعبیر کیا ہے۔

جو نفسانی خواہشات انسان کو اسفل السافلین تک پہنچاتی ہیں ان میں سرفہرست

جنسی خواہش ہے۔ جس کو کنٹرول میں رکھنا بعض اوقات انسان کے بس سے باہر ہوتا ہے۔ لہٰذا اسلام نے اس خواہش کو فطری انداز میں پورا کرنے کا طریقہ بیان کیا ہے تاکہ انسان بدکاری سے دور رہے اور انسانیت کا روشن چراغ حیوانیت کی آندھی کی بھینٹ نہ چڑھنے پائے۔

اسلام نے غیر شرعی اور غیر فطری طریقے سے اس خواہش کے پورا کرنے کی شدید الفاظ میں مذمت کے ساتھ اس کیلئے عذاب آخرت اور دنیا میں بھی سزا مقرر کی ہے جسکی تفصیل انشاء اللہ آئندہ مباحث میں آئے گی۔

بدکاری قرآن کی نگاہ میں

زنا کے متعلق سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ:۔ اور زنا کے قریب بھی نہ جانا کہ یہ بہت بُرا عمل اور بہت بُری روش ہے۔

(آیت ۳۲)

اس مختصر سے جملے میں تین نکات کی طرف اشارہ ہوا ہے۔

یہ نہیں فرمایا کہ زنا نہ کرو، بلکہ فرمایا کہ اس شرمناک کام کے قریب بھی مت جاؤ۔ یہ تعبیر اپنی گہرائی کے اعتبار سے اس حکم کیلئے تاکید ہے۔ نیز یہ اس امر کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ اکثر اوقات اس گناہ کے کچھ تمہیدی اعمال (مقدمات) بھی ہوتے ہیں جو تدریجاً (آہستہ آہستہ) انسان کو اس کے قریب کر دیتے ہیں۔ ہوا و ہوس کی نظر سے عورتوں کو دیکھنا بھی اس کا مقدمہ ہے۔ بے پردگی اس کا دوسرا مقدمہ ہے بُری تعلیم، بُری باتیں سکھانے والی کتابیں، گندی فلمیں، گھٹیا جرائد اور برائی کے مختلف

مراکز بھی اس کا مقدمہ فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح نامحرم عورتوں کے ساتھ خلوت بھی اس کا ایک عامل بن سکتا ہے۔

اسی طرح جوان لڑکے اور لڑکی کی شادی نہ کرنا، دونوں پر بلاوجہ سختیاں عائد کرنا بھی اس کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ سب زنا کے قریب جانے کے عامل ہیں۔ مذکورہ آیت اپنے مختصر جملے میں ان سب سے روکتی ہے۔

اسلامی روایات میں ان مقدمات میں سے ہر ایک کی الگ الگ ممانعت کی گئی ہے (جن میں سے بعض کا تذکرہ اسی کتابچے میں عنقریب ہوگا)

انہ کان فاحشة (یہ بہت برا عمل ہے) میں تین تاکیدیں موجود ہیں۔ ایک 'اِنَّ' دوسری فعلِ ماضی اور تیسری 'فاحشہ' اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتنا بُرا عمل اور کتنا بڑا گناہ ہے۔

ساء سبیلا (یعنی یہ بہت بُری روش ہے) یہ جملہ اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ یہ عمل معاشرے میں دیگر برائیوں کو بھی کھینچ کر لاتا ہے۔ (تفسیر نمونہ جلد ۱۲ ص ۱۴۱)

سورۂ فرقان میں نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد خداوندی ہے "وہ لوگ خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی پرستش نہیں کرتے اور جس نفس کے مارنے کو خدا نے حرام قرار دیا ہے، اسے قتل نہیں کرتے ہیں اور زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسا کرے گا وہ اپنے گناہ کی سزا خود بھگتے گا، قیامت کے دن اسکے لئے عذاب دوگنا کردیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلیل وخوار رہے گا"۔ (فرقان آیت ۶۸-۶۹)

سورۂ معارج میں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے۔ ساتھ ساتھ میں اپنی زوجہ کو جنس کے سلسلے میں حلال قرار دیا گیا ہے اور شہوت پرستی کی مذمت کی گئی ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام عفت چاہتا ہے رہبانیت نہیں چاہتا۔ اس کا مقصد یہ نہیں کہ زوجہ کا حق ضائع ہو جائے اور اس طرح دوسرے گناہ کا ارتکاب ہو جائے یا واضح لفظوں میں یوں کہا جائے کہ اسلام میں جنسیات کا مرتبہ جرائم کا مرتبہ نہیں صرف اس کا مطالبہ یہ ہے جو کام کیا جائے وہ قانون کے حدود کے اندر ہو اور قانون کے حدود سے باہر نہ جانے پائے کہ انسان مجرمین میں شامل ہو جائے اور نجاتِ آخرت سے محروم ہو جائے۔

بدکاری حدیث کی رُو سے

جس طرح قرآن مجید میں زنا کو قبیح ترین فعل اور عفت کے منافی عمل قرار دیا ہے، اسی طرح احادیث معصومینؑ میں بھی اس بدترین فعل کی شدید مذمت وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"جب ایک شخص زنا کرتا ہے تو ایمان کی روح اس سے نکل جاتی ہے"۔

(اصول کافی جلد ۳)

ناگہانی اموات

"میرے بعد جب زنا زیادہ ہوگا تو ناگہانی اموات زیادہ ہونگی"۔

(تحف العقول باب مواعظ نبیؐ)

زمین کی فریاد

زمین ایسا نالہ و فریاد کبھی نہیں کرتی جیسا نالہ و فریاد اس وقت کرتی ہے جب

اس پر کسی زنا کار کے غسل کا پانی گرتا ہے۔ (جامع الاخبار صفحہ ۱۷۰)

سزا میں عجلت

دنیا میں دو چیزوں کی سزا میں عجلت ہوتی ہے زنا اور ماں باپ کے عاق شدہ میں۔ (گمراہ ایک جنت ص ۳۲۱)

رسول اکرمؐ نے اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی عورت یا لڑکی پر تسلط رکھتا ہو اور پھر خوف خدا کی وجہ سے اس سے فعل حرام نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام قرار دے گا اور اسے روزِ قیامت کے خوف و ہراس سے محفوظ رکھے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا"۔

اور اگر اس نے فعل حرام انجام دیا تو اللہ اس پر جنت کو حرام قرار دے گا اور اسے جہنم میں داخل کر دے گا۔ (وسائل الشیعہ باب وجوب عفت ۱۲ ص ۲۵۱)

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"غیرت مند آدمی کبھی بھی زنا نہیں کرتا"۔ (نہج البلاغہ، کلمات قصار)

رسول اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"میری امت کے زیادہ تر افراد شکم پرستی اور شہوت رانی کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے"۔ (وسائل الشیعہ باب وجوب عفت ۳ ص ۲۴۹)

امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ شکم اور شرمگاہ کی عفت سے افضل کوئی عبادت نہیں۔

(وسائل الشیعہ باب وجوب عفت ۸ ص ۲۵۰)

امیر المومنینؑ اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کے نام وصیت میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے

آپ کو شہوت کے حوالے نہ کرے، وہ ہدایت پائے گا۔

(وسائل الشیعہ باب وجوب عفت ۸ ص ۲۵۰)

حُرمت زنا کا فلسفہ

یوں تو اسلام کا کوئی حکم حکمت اور فلسفے سے خالی نہیں لیکن جن گناہانِ کبیرہ سے اسلام نے اجتناب کا حکم دیا ہے ان کے مقاصد اتنے زیادہ ہیں جن کی بناء پر ایک عقل مند انسان کو ان سے اجتناب کرنے میں ہی عافیت نظر آتی ہے۔

صاحب تفسیر نمونہ نے حرمت زنا کے فلسفے کو یوں بیان فرمایا ہے:

الف:۔ اس سے خاندانی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ ماں باپ اور اولاد کے درمیان رابطہ ختم ہو جاتا ہے جبکہ یہ وہ رابطہ (رشتہ) ہے جو نہ صرف معاشرے کی شناخت کا سبب ہے بلکہ خود اولاد کی نشو نما کا موجب بھی ہے۔ یہی رابطہ ساری عمر محبت کے ستونوں کو قائم رکھتا ہے اور انہیں دوام دیتا ہے۔

مختصر یہ کہ جس معاشرے میں غیر شرعی اور بن باپ کی اولاد زیادہ ہو اسکے اجتماعی روابط سخت تزلزل کا شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ ان روابط کی بنیاد خاندانی روابط ہیں۔ اس مسئلے کی اہمیت سمجھنے کیلئے لمحہ بھر اس امر پر غور کرنا کافی ہے کہ اگر سارے انسانی معاشرے میں زنا جائز اور مباح ہو جائے اور شادی بیاہ کا قانون ختم کر دیا جائے تو ان اوقات میں غیر شخص (نا معلوم) اور بے ٹھکانہ اولاد پیدا ہو گی۔ اس اولاد کو کسی کی مدد اور سرپرستی حاصل نہ ہو گی۔ اسے نہ پیدائش کے وقت کوئی پوچھے گا نہ بڑا ہو کر۔ اس سے قطع نظر برائیوں، سختیوں اور مشکلوں میں محبت کا اثر تسلیم شدہ ہے

جبکہ ایسی اولاد اس محبت سے محروم ہو جائے گی اور انسانی معاشرہ پوری طرح تمام پہلوؤں سے حیوانی درندگی کی شکل اختیار کرلے گا۔

ب :۔ یہ شرمناک اور قبیح عمل ہوس باز لوگوں کے درمیان طرح طرح کے جھگڑوں اور کشمکشوں کا باعث بنے گا وہ واقعات جسے بعض افراد نے بدنام محلوں اور غلط مراکز کی داخلی کیفیت کے بارے میں لکھے ہیں (اخبار و جرائد میں) ان سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جنسی بے راہ رویاں بدترین جرائم کو جنم دیتی ہیں۔

ج :۔ یہ بات علم اور تجربے نے ثابت کردی ہے کہ زنا طرح طرح کی بیماریاں پھیلنے کا سبب بنتا ہے اسکے آثار بد اور بُرے نتائج کی روک تھام کیلئے آج کے جدید دور میں بہت سے ادارے قائم ہیں اور بہت سے اقدامات کیئے گئے ہیں۔ مگر اعداد و شمار نشاندہی کرتے ہیں کہ کس قدر افراد اس راستے میں اپنی صحت و سلامتی گنوا بیٹھے ہیں۔

د :۔ اکثر اوقات یہ عمل اسقاط حمل، قتل اولاد اور نسل کے منقطع ہونے کا سبب بنتا ہے کیونکہ ایسی عورتیں ایسی اولاد کی پرورش کیلئے ہرگز تیار نہیں ہوتیں اور عام طور پر اولاد ان کیلئے ایسا منحوس عمل جاری رکھنے میں بہت بڑی رکاوٹ ہوتی ہے۔ لہذا وہ ہمیشہ اسے پہلے ختم کردینے کی کوشش کرتی ہیں۔

یہ مفروضہ بالکل موہومی (خیالی) ہے کہ ایسی اولاد حکومت کے زیر کنٹرول اداروں میں رکھی جاسکتی ہے۔ اس مفروضے کی ناکامی عملی طور پر واضح ہو چکی ہے اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس صورت میں بن باپ کی اولاد کی پرورش کس قدر مشکلات کا باعث ہے۔ ایسی اولاد سنگدل، مجرم، بے حیثیت اور ہر چیز سے عاری ہوتی ہے۔

۵:۔ یہ بات فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ شادی بیاہ کا مقصد صرف جنسی تقاضے پورا کرنا نہیں بلکہ تشکیلِ حیات میں اشتراک، روحانی محبت، فکری سکون، اولاد کی تربیت اور تمام حالات زندگی میں تعاون شادی کے نتائج میں سے ہیں اور ایسا بغیر اسکے نہیں ہو سکتا کہ عورت اور مرد باہم مخصوص ہوں اور یہی عورت دوسروں پر حرام ہو۔

(تفسیر نمونہ جلد ۱۲ ص ۱۱۲)

حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ: "خداوند عالم نے زنا کو اس لئے حرام قرار دیا ہے کہ اس میں بہت سی خرابیاں ہیں، مثلاً بے گناہ جان کا قتل، حسب و نسب کا ثابت نہ ہونا، بچوں کی عدمِ تربیت اور میراث کا عدم ثبوت"۔

(گناہان کبیرہ جلد ۳)

دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں کہ "بے شک خدا غیور ہے اور ہر غیور کو دوست رکھتا ہے اور یہ بھی اسکی غیرت سے ہے کہ اس نے ظاہری اور باطنی بدکاریوں کو حرام قرار دیا ہے"۔ (میزان الحکمہ جلد ۷ ص ۳۵۷)

شہوت رانی کی حقیقت

شہوت ہوس و خواہشِ نفس کی پیروی کا نام ہے خواہ اس خواہش کا تعلق شکم سے ہو یا جذبہ نفسانی سے، یوں تو دونوں کشش کا مرکز اور حظ اندوزی کا سرچشمہ ہیں مگر نفسانی جذبہ سب جذبات سے زیادہ انسان کے ذہن و عواطف کو مغلوب و متاثر کرتا ہے اور جب انسان اس میں منہمک رہنے کا خوگر ہو جاتا ہے تو پھر اس سے دست کش ہونا اس کیلئے مشکل ہو جاتا ہے۔

اسکی مثال یوں سمجھئے کہ ایک سوار ایسی تنگ گلی میں داخل ہونا چاہتا ہے جس میں سواری سمیت داخل تو ہو سکتا ہے مگر نہ آگے راستہ ہے کہ گزر سکے اور نہ سواری کے موڑنے کی کوئی جگہ ہے۔ تو اب ایک صورت تو یہ ہے کہ گلی کے باہر سواری کو کھڑا کرے اور خود اندر داخل ہو جائے اور دوسری صورت یہ ہے کہ سواری سمیت اندر داخل ہو جائے اور جب پلٹنا چاہے تو اسے باہر نکالنے کیلئے دُم سے پکڑ کر گھسیٹے اور زور لگائے، ظاہر ہے کہ پہلی صورت ایک آسان صورت ہے اور دوسری صورت مشکل اور گر سواری اڑیل اور منہ زور ہو تو دشواری اور بڑھ جائے گی اور اسے نکال لے جانا طاقت و اختیار سے باہر ہو جائے گا۔

اسی طرح ابتداء میں نفس کو روکنا سہل ہوتا ہے مگر عادی و خوگر بنا دینے کے بعد روکنا ایسا ہی ہے جیسے اڑیل جانور کو دُم سے پکڑ کر پیچھے کی طرف گھسیٹنا۔ چنانچہ جب آدمی خوگر ہو جاتا ہے اور ہوس پرستی کا جذبہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو وہ حلال وحرام کا امتیاز بھی ختم کر دیتا ہے اور اس منزل پر پہنچ جاتا ہے جہاں نہ مذہبی قیود آڑے آتے ہیں اور نہ اخلاقی حدود مانع ہوتے ہیں اور وہ نفس کی ذرا سی تحریک پر خواہشات کے بہاؤ میں بہتا ہوا چلا جاتا ہے۔ کسی کو خوف و خطر، شرم و حیا اور تحفظ صحت کا خصوصی خیال مانع ہو تو ہو ورنہ عموماً یہ مرحلہ انتہائی شکیب آزما ہوتا ہے اور انسان حسن کی مسکراہٹوں اور جوانی کی انگڑائیوں میں کھو جاتا ہے اور اپنی سیرت کو داغدار بنا لیتا ہے اور جو نفس کی منہ زوری اور خواہش کی طغیانی پر قابو پا کر اپنے کردار پر دھبہ نہیں آنے دیتا اور اپنا دامن بچا لے جاتا ہے وہ ایک شہید راہ خدا سے بڑھ کر اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ چنانچہ امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے کہ:

"وہ مجاہد جو خدا کی راہ میں شہید ہو اس شخص سے زیادہ اجر کا مستحق نہیں ہے جو قدرت و اختیار رکھتے ہوئے پاک دامن رہے، کیا بعید ہے کہ وہ پاک دامن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہو جائے"۔

جذبۂ شہوت کتنا قوی ہے

ایک بادشاہ انتہائی شہوت پرست تھا اور اس کا زیادہ تر وقت حرم سرا میں گزرتا تھا، اس کا وزیر ہمیشہ اسے منع کرتا تھا۔ آخر کار بادشاہ نے وزیر کی نصیحت پر عمل کیا اور عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس پر ایک کنیز نے جو کہ سلطان کی توجہ کا مرکز تھی، بادشاہ سے کنارہ کشی کا سبب دریافت کیا۔ بادشاہ نے بتایا کہ فلاں وزیر نے مجھے نصیحت کی ہے اور شہوت رانی سے منع کیا ہے، کنیز نے کہا اگر ممکن ہو تو آپ مجھے اس وزیر کے حوالے کر دیں اور پھر دیکھیں میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں۔

بادشاہ نے وہ کنیز وزیر کے حوالے کر دی، کنیز نے اپنی اداؤں سے چند ہی روز میں وزیر کو اپنا فریفتہ بنا لیا اور وزیر ہر وقت اسکی دلداری میں لگا رہنے لگا۔ وزیر جب بھی مقاربت کی خواہش کرتا وہ کنیز کسی نہ کسی بہانے اسے ٹال دیتی، وزیر نے ایک دن اسے زیادہ مجبور کیا تو کنیز نے کہا کہ اس شرط پر میں اپنا جسم تمہارے حوالے کروں گی، جب تم مجھے اپنے اوپر سواری کرنے دو گے۔ وزیر جذبۂ شہوت سے پہلے ہی مغلوب ہو چکا تھا، اس نے فوراً اجازت دے دی۔ کنیز نے اس سے کہا کہ تم گھوڑے کی طرح زمین پر جھک جاؤ پھر میں تم پر زین رکھوں گی اور تمہارے منہ میں لگام دوں گی اور تم پر سوار ہو کر پورے صحن کی سیر کروں گی۔ آخر کار وزیر نے اسکی

خواہش کو پورا کیا۔ اتفاق سے بادشاہ اپنے محل کی چھت پر کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ بادشاہ نے فوراً وزیر کو طلب کیا اور کہا کہ جب تمہاری اپنی یہ حالت ہے تو مجھے کیوں منع کرتے تھے؟ وزیر نے فوراً کہا کہ میں آپ کو صرف اسلئے منع کرتا تھا کہ وہ میری طرح آپ پر کاٹھی نہ رکھ لیں اگر آپ کی حالت بھی میری طرح سے ہوگئی تو نظامِ حکومت کون چلائے گا؟ (ہند تاریخ جلد ۲)

شہوت رانی کا انجام

دمیری، کتاب حیات الحیوان میں نقل کرتے ہیں کہ عباسی خلیفہ واثق باللہ عورتوں کا بڑا رسیا تھا۔ اس نے شاہی طبیب سے کہا کہ میرے لئے ایسی دوا تیار کرو جو قوتِ باہ میں اضافہ کرے۔ طبیب نے کہا حضور! وظیفۂ زوجیت سے انسان کا بدن تباہ ہو جاتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ بھی برباد ہو جائیں۔ واثق کا اصرار برابر جاری رہا تو طبیب نے کہا کہ کچھ درندوں کا گوشت لے کر شراب کے سرکہ میں سات مرتبہ آگ پر پکایا جائے اور پھر چنے کے برابر گولیاں بنا لیں اور ہفتہ میں ایک گولی استعمال کریں۔

واثق نے دوا تیار کرائی اور (جذبہ شہوت سے مغلوب ہو کر) بیان کردہ مقدار سے زیادہ استعمال کی جسکی وجہ سے واثق مرضِ استسقاء میں مبتلا ہو گیا اور وہ ہر وقت پانی پیا کرتا تھا لیکن کسی طرح بھی اسکی پیاس بجھنے میں نہیں آتی تھی۔ اطباء نے اتفاق کیا کہ بس اس کا ایک علاج ہے کہ اسکے شکم کو چیرا جائے پھر اسے ایسے تنور میں کچھ دیر کیلئے بٹھایا جائے جو کہ روغنِ زیتون کے ذریعے سرخ ہو اور تین گھنٹوں تک

اسے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا جائے۔ آخر کار اس کا پیٹ چاک کیا گیا اور روغن زیتون سے گرم شدہ ایک تنور میں اسے بٹھایا گیا اس دوران وہ مسلسل پانی مانگتا رہا، کچھ دیر بعد اس کے بدن پر آبلے نمودار ہوئے جن میں کچھ آبلے خربوزے جتنے بڑے تھے۔ اسے تنور میں سے نکالا گیا تو وہ چیخنے لگا کہ مجھے دوبارہ تنور میں بٹھاؤ، آخر اسے دوبارہ تنور میں بٹھایا گیا تو آبلے پھٹ گئے اور ان سے پانی بہنے لگا۔ جب واثق کو تنور میں سے نکالا گیا تو اس کا بدن سیاہ ہو چکا تھا اور چند لمحات بعد مر گیا۔

جب واثق مر گیا تو اس پر سفید چادر ڈال دی گئی اور لوگ متوکل کی بیعت میں مصروف ہو گئے۔ کسی نے بھی اس کے جنازے کی طرف توجہ نہیں کی، قریبی باغ سے چوہے آئے اور اسکی آنکھیں نکال کر کھا گئے۔ (ہند تاریخ جلد ۲)

بدکار اور بے حیا عورتوں کا انجام

حضرت عبدالعظیم حسنی ایک بہت بڑے عالم اور شیعہ رجال میں سے ہیں، ان کا شمار اسلام کے معتبر راویوں میں کیا جاتا ہے۔ امام علی نقیؑ کے قول کے مطابق ان کی زیارت کا اتنا ہی ثواب ہے جتنا امام حسینؑ کی زیارت کا ثواب ہے۔

انہوں نے اپنے آباء سے اور انہوں نے حضرت امیر المومنینؑ سے نقل کیا ہے کہ ایک دن میں اور فاطمہؑ رسول اللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ پر شدید گریہ طاری ہے۔ ہم نے عرض کی ہمارے ماں باپ آپ پر قربان، آپؐ کے رونے کا سبب کیا ہے؟ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ "جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا اس رات میں نے اپنی امت کی عورتوں میں سے چند کو عذاب میں مبتلا

دیکھا ہے، ان کو شدید عذاب میں دیکھ کر مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔

- میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اس کو سر کے اگلے حصے کے بالوں سے جہنم میں لٹکا دیا گیا ہے اور اس عذاب کی شدت سے اس کا مغز کھول رہا ہے۔
- میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اس کی زبان جہنم کی دیوار سے چپکی ہوئی ہے اور کھولتا ہوا پانی اس کے منہ اور حلق میں ڈالا جا رہا ہے۔
- میں نے ایک عورت کو دیکھا جسے پستانوں کے بل جہنم میں لٹکا دیا گیا تھا۔
- میں نے ایک عورت کو دیکھا جو پیروں کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی تھی۔
- میں نے ایک عورت کو دیکھا جو خود اپنے بدن کا گوشت کھا رہی تھی اور اس کے گوشت سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔
- میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کے ہاتھ، پیر بندھے ہوئے تھے اور اس سے سانپ اور بچھو لپٹے ہوئے تھے، وہ بھاگ نہیں سکتی تھی اور اپنے کو ان سے بچا نہیں سکتی تھی۔
- میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اندھی، بہری اور گونگی تھی، اسے آگ کے صندوق میں رکھا گیا تھا اور اس کے سارے بدن سے جذامی کی طرح گوشت کے ٹکڑے گر رہے تھے۔
- میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کے بدن اور چہرے پر آگ لگی ہوئی تھی اور اسے مجبور کیا جا رہا تھا کہ جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے اسے نکال کر کھائے۔
- میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کا سر سؤر کا اور بدن گدھے کا تھا اور ہزاروں قسم کے عذابوں میں مبتلا تھی۔

میں نے ایک عورت کو دیکھا جسکی صورت کتے کی سی تھی اسکی پشت سے آگ داخل ہوتی اور منہ سے نکلتی تھی اور جہنم کے فرشتے اس کے سر اور جسم پر ضربیں لگا رہے تھے۔

جناب فاطمہؑ نے عرض کی: بابا جان! یہ بتایئے کہ دنیا میں ان کا کیا عمل تھا جسکی وجہ سے انہیں اتنے سخت عذاب میں مبتلا ہونا پڑا؟ حضورؐ نے فرمایا:

وہ عورت جسکے بال جہنم کی دیوار سے باندھ دیئے گئے تھے یہ وہ عورت تھی جو اپنے سر کے اگلے حصے کے بالوں کو نامحرموں سے نہیں چھپاتی تھی۔

جس عورت کی زبان جہنم کی دیوار سے چپکی ہوئی تھی، وہ اپنے شوہر کو زبان سے زخم لگاتی تھی۔

جس عورت کو پستانوں کے بل جہنم میں لٹکا دیا گیا تھا، وہ اپنے شوہر کی جنسی پیاس نہیں بجھاتی تھی اور اس کی طبعی خواہش پوری کرنے کیلئے اسے راستہ نہیں دیتی تھی۔

جو عورت دونوں پیروں کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی تھی، وہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر جہاں چاہے چلی جاتی تھی۔

جو عورت اپنا گوشت کھا رہی تھی اور جس کے گوشت سے آگ نکل رہی تھی، وہ شوہر کے علاوہ غیر کیلئے بناؤ سنگھار کیا کرتی تھی اور نامحرموں کو اپنا سنگھار دکھاتی تھی۔

جس عورت کے ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے اور سانپ بچھو حملہ کر رہے تھے، وہ نماز کو حقیر سمجھتی تھی اور جنابت وحیض کا غسل نہیں کرتی تھی۔

جو عورت بہری، اندھی اور گونگی تھی، وہ زنا کراتی تھی اور اس سے بچے ہوتے

تھے تو انہیں اپنے شوہر کی طرف منسوب کرتی تھی۔

- جس عورت کا گوشت آگ کی قینچی سے کاٹا جا رہا تھا، یہ خود کو بیگانے مرد کے سپرد کر دیتی تھی۔
- جس عورت کے چہرے اور بدن میں آگ لگی ہوئی تھی اور اسے مجبور کیا جا رہا تھا کہ جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے نکال کر کھائے، یہ فحشاء اور برائیوں کا ذریعہ تھی یہ شہوت رانی کیلئے مردوں کو عورتیں فراہم کرتی تھی۔
- جس عورت کا سر سؤر کا اور بدن گدھے کا تھا اور ہزاروں قسم کے عذابوں میں مبتلا تھی وہ عورتوں سے بھی اپنی شہوت کی آگ بجھاتی تھی اور جھوٹ بولنے میں ماہر تھی۔
- جو عورت کتے کی سی تھی جسکے پیچھے آگ داخل ہوتی تھی اور منہ سے نکل جاتی تھی، یہ عیش و طرب کی محفلوں میں گانے والی اور حسد کی بیماری میں مبتلا تھی۔

(گھر ایک جنت بحوالہ بحار الانوار جلد ۱۰۰)

بدکاری کے دنیا و آخرت میں اثرات

حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ تم لوگ زنا سے بچو، اسلئے کہ اس میں چھ خرابیاں ہیں۔ان میں سے تین اثرات دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں اور تین آخرت میں۔

وہ اثرات جو دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں، وہ یہ ہیں:

انسان کے چہرے کی خوبصورتی اور رونق چلی جاتی ہے۔

رزق حلال منقطع ہو جاتا ہے۔ (یعنی فقر و فاقہ میں مبتلا ہوتا ہے)

بہت جلد موت واقع ہو جاتی ہے۔

اور وہ اثرات جو آخرت میں ظاہر ہونگے وہ یہ ہیں:

اس سے بدترین حساب ہوگا۔

اللہ جو رحمٰن و رحیم ہے وہ بھی اس پر غضبناک ہوگا۔

تیسرا یہ کہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

(علل الشرائع ص ۳۸۵)

زناکار عالمِ برزخ میں

امام محمد باقرؑ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص بھی مسلمان، یہودی، نصرانی یا مجوسی عورت سے زنا کرے گا خواہ وہ عورت آزاد ہو یا کنیز اور اسی پر اصرار کرتے ہوئے دنیا سے اُٹھ جائے تو پروردگار عالم تین سو عذاب کے دروازے اس کی قبر میں کھول دیتا ہے اور ہر دروازے سے کئی سانپ، بچھو اور اژدھے آگ سے نکل آئیں گے اور اسے قیامت تک جلاتے اور اذیت پہنچاتے رہیں گے۔

بدکاروں کی بدبو سے اہلِ محشر کو اذیت پہنچے گی

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روزِ قیامت خداوند عالم کے حکم سے ایسی گندی بدبو پھیل جائیگی جس سے اہل محشر کو اذیت پہنچے گی یہاں تک کہ جب وہ پھیلے گی تو اہل محشر کا سانس لینا مشکل ہو جائے گا۔ ایسے میں ایک منادی ندا دے گا! "اے اہل محشر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ بدبو جو تمہیں تکلیف پہنچارہی ہے، کیسی ہے؟" اہلِ محشر جواب دیں گے: پروردگار! ہمیں نہیں معلوم، البتہ اس بدبو نے ہمیں

سخت پریشان کر رکھا ہے۔

پھر حضرت نے جواب میں فرمایا کہ یہ ان بدکاروں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے جنہوں نے زنا کیا تھا اور توبہ نہیں کی تھی۔

(پھر آواز آئے گی) اے لوگو! خدا ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ تم بھی ان پر لعنت بھیجو۔ پس محشر میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہوگا جو یہ نہ کہتا ہو کہ پروردگار تو ان زنا کاروں پر لعنت بھیج۔ (گناہان کبیرہ جلد ۲ بحوالہ وسائل الشیعہ)

زنا اور اچانک موت

رسول گرامی اسلام کا ارشاد پاک ہے: جب میرے بعد کثرت سے زنا ہونے لگے گا تو ناگہانی اموات بھی کثرت سے ہونگی۔

نیز آپ فرماتے ہیں: زنا فقر و فاقہ کا موجب ہے اور اس سے آبادیاں ویران ہو جاتی ہیں۔

سزا میں عجلت

رسول اکرم فرماتے ہیں کہ دنیا میں دو چیزوں کی سزا میں عجلت ہوتی ہے، زنا اور ماں باپ کے عاق شدہ میں۔

بدکاری ایڈز کی ماں

جب کوئی معاشرہ اس خطرناک راستے پر چلنے لگتا ہے اور زنا کے ذریعے اپنی خواہشات پوری کرنے لگتا ہے تو وہ تباہی کے ہولناک موڑ پر پہنچ جاتا ہے۔ پروردگار

عالم نے انسانی نسل کی بقاء کیلئے جنسی شہوت کو رکھا ہے اور اس نے مرد اور عورت میں انس ومحبت کے جذبات ودیعت فرمائے ہیں۔ یہی جذبات اگر ایک محدود اور معین حدود میں رہیں تو اس سے نسلِ انسانی بھی باقی رہتی ہے اور گھروں کا سکون بھی برقرار رہتا ہے۔ اس طرح پورا معاشرہ امن کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ زنا نہ صرف نسل کو خراب وبرباد کردیتا ہے بلکہ اس کے نتیجے میں معاشرہ تباہی کے خوفناک گھڑے میں گر جاتا ہے۔

اسی ناجائز تعلقات اور بدکاری کے نتیجے میں آج دنیا میں سینکڑوں لوگ جنسی مریض بن چکے ہیں۔ ایڈز اسی بدکاری کا بدترین نتیجہ ہے، جس نے نام نہاد ترقی یافتہ اور مادر پدر آزاد معاشروں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ ہزاروں افراد اس بیماری کے سبب موت کی آغوش میں جارہے ہیں۔

عموماً اس بیماری کا شکار وہی افراد ہوتے ہیں جو اخلاقی حدود اور اسلامی تعلیمات کو بالکل نظر انداز کردیتے ہیں اور چند لمحوں کی لذت کی خاطر لذتِ حیات سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ پہلے پہل تو مدہوشی کے عالم میں اس قبیح فعل کا ارتکاب کرلیتے ہیں اور ہوش اس وقت آتا ہے جب پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے کہ یہ بیماری پہلے صرف اور صرف جنسی تعلقات کے ذریعے ہی وجود میں آتی ہے۔

اگر مرد اور عورت دونوں بدکاری سے اجتناب کرتے ہوئے اخلاقی واسلامی اصولوں کے مطابق اس وظیفے کو ادا کریں تو اس بیماری کا گزر بھی نہیں ہوسکتا۔

ایڈز ایک ایسی خطرناک اور جان لیوا بیماری ہے کہ عرصۂ دراز تک اسکی تشخیص نہیں ہوسکتی اور جب تشخیص ہوتی ہے تو وہ لاعلاج بیماری کا روپ دھار چکی ہوتی ہے۔

سمیت ذلت کی زندگی اور تکلیف دہ موت انسان کا مقدر بن جاتی ہے اور وہ:

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

کی تصویر بنے راہِ عدم کا مسافر بنتا ہے۔

جن ملکوں میں Human Rights کے نام پر یہ جنسی آزادی ہے وہاں ایسی خطرناک بیماریاں پھیل رہی ہیں جو لاعلاج ہیں۔ چنانچہ ایک امریکی ہفت روزہ رسالہ News Week لکھتا ہے کہ: جنسی بے راہ روی کے باعث اس وقت یورپ اور امریکہ میں بہت سی خطرناک بیماریاں بہت تیزی سے پھیل رہی ہیں۔ ان میں تین بیماریاں سرِفہرست ہیں جو مہلک اور ناقابلِ علاج ہیں۔ وہ ایڈز (Aids)، سیفلس (Syphiilis) اور ایچ۔ آئی۔ وی (Human Pailloma Vivus) ہیں۔

رسالہ لکھتا ہے کہ یورپ میں گذشتہ دس سالوں میں Syphilis نامی بیماری (جو کہ ایڈز سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور صرف جنسی بے راہ روی کے ذریعے پھیلتی ہے) میں 37 گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ تمام طبی تدابیر اور حفاظتی طریقے ان بیماریوں کا مقابلہ کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔

اس وقت یورپ و امریکہ میں تقریباً 90 لاکھ افراد ان بیماریوں میں مبتلا ہیں اور ان میں اکثر افراد 25 سال سے کم عمر کے نوجوان ہیں۔

جنسی تعلقات کے بارے میں ایک سروے کرایا گیا جس میں چھٹیاں گزارنے والے 4500 مردوں اور عورتوں نے حصہ لیا۔ جن میں 35 فیصد عورتوں نے اقرار کیا کہ ان کے ایک سے زیادہ مردوں سے جنسی تعلقات ہیں جبکہ 11 فیصد

مردوں نے چھ سے زائد عورتوں سے بیک وقت جنسی تعلقات رکھنے کا اعتراف کیا۔

(نیوز ویک ۲۳ اگست ۲۰۰۴ء)

"کتاب بلاہائی اجتماعی" کے حوالے سے گناہان کبیرہ جلد دوم میں تحریر ہے کہ فحاشی کے بڑھ جانے اور ناجائز تعلقات قائم ہونے کی وجہ سے ہزاروں طرح کے نقصانات دیکھنے میں آرہے ہیں۔ ایسی تباہی اور پریشانی جسکی نظیر بلا شک وشبہ بیسویں صدی میں نہیں ملتی۔ آج کل انسان ہزاروں زحمتیں اٹھا کر معمولی معمولی سی چیزوں اور ذروں کی توانائی سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ آخر وہ خداوند عالم کی دی ہوئی صلاحیت اور جنسی لذت کو فحاشی اور زنا جیسے بدترین کاموں میں کیوں تباہ کر رہا ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ ایک طرف تو وہ اپنے اعضاء و جوارح سے فائدہ اٹھا کر ترقی کرنا چاہتا ہے تو دوسری طرف ایسے کام کرتا ہے جو زنا اور فحاشی کی صورت میں اسے تباہی کے گھاٹ اتار دیتے ہیں۔ آج کل سائنس نے بھی حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ ہزاروں مفکرین ریسرچ میں مشغول ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج دریافت کیا جارہا ہے۔ اس پر کروڑوں ڈالر خرچ ہو رہے ہیں۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ان طبی تحقیقات کے مقابلے میں ہر سال جنسی مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے، لاکھوں کی تعداد میں لوگ جنسی بیماریوں میں مبتلا ہوتے جارہے ہیں۔ لاکھوں افراد ہسپتالوں میں داخل ہو رہے ہیں، ان کی زندگیاں تباہ ہو چکی ہیں، یہ لوگ مفلوج اور اپاہج کی طرح ہو کر رہ گئے ہیں اور معاشرے پر بوجھ بن گئے ہیں۔

ہر ملک اپنی اقتصادی ترقی کیلئے نت نئے پروگرام بناتا ہے لیکن چند لمحوں کی لذت اور شہوت کو پوری کرنے کے نتیجے میں کئی ملین لاوارث بچے پیدا ہو رہے ہیں، یہ

وارث بچے مملکت کی اقتصادی ترقی میں مشکلات پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں اور بھی مملکت ان بچوں کی پرورش کا انتظام بھی نہیں کر پاتی کہ پھر کئی ملین اور ایسے ہی بچے وجود میں آتے ہیں۔ یہ لاوارث بچے صحیح تربیت نہ ملنے کی وجہ سے بھیانک جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں اور یہ حکومت وعدلیہ کیلئے ہمیشہ خوف وہراس کا سبب بنے رہتے ہیں۔ یہ متضاد اور پریشان کن صورتحال فحاشی اور جنسی انحراف کی وجہ سے ہے۔

تحقیقات کے مطابق امریکہ میں 90 فیصد لوگ جنسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ امریکہ کے سرکاری ہسپتالوں میں سے 650 ہسپتال صرف جنسی بیماریوں کے علاج کیلئے مخصوص ہیں۔ وہاں بدکاری اس قدر وبائی بیماری کی صورت اختیار کر چکی ہے کہ مڈل اسکول کی طالبات میں سے 38 فیصد لڑکیاں حاملہ ہوتی ہیں۔ یعنی چھٹی، ساتویں کلاس کی سو 100 میں سے اڑتیس لڑکیوں کا یہ حال ہے۔

لیکن ہائی اسکولوں اور یونیورسٹی کی لڑکیاں، جیسے جیسے جنسی مسائل کا تجربہ بڑھتا ہے ان کے حاملہ ہونے کا تناسب کم ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے تجربے کی بنیاد پر حمل قرار ہونے ہی نہیں دیتیں۔ (گناہان کبیرہ جلد دوم)

بدکاری سے بچنے کے عاقلانہ اقدامات

بدکاری چونکہ ایک ایسا قبیح فعل ہے جو انسان کی زندگی کو تباہی اور بربادی کا مرقع بنا دیتا ہے۔ بدنظمی اور ہلاکت زناکار کا مقدر بن جاتی ہے۔ ذلت اور اخلاقی گراوٹ کے سبب انسان، انسانیت کے شرف سے محروم ہو کر حیوان بلکہ بقول قرآن بل هم اضل کی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ اسلئے دین مبین اسلام نے انسان کو پستی کے

اس ہولناک گھڑے میں گرنے سے بچانے کیلئے کچھ اقدامات اور احکامات واجب قرار دیئے ہیں کہ اگر انسان ان اقدامات پر عمل کرے اور ان احکامات کی پاسداری کرے تو کبھی اس بدترین عمل کا ارتکاب نہ کرے اور اسکی انسانیت و شرافت محفوظ رہے۔

ذیل میں ہم بدکاری سے بچنے کیلئے کچھ اقدامات کا مختصراً تذکرہ کرتے ہیں۔

اپنی نگاہوں کی حفاظت

نگاہوں کا بے جا اور بے محل استعمال اس فعل بد کا پیش خیمہ ہے اس لئے اسلام نے مردوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ نامحرم عورتوں پر اپنی نگاہ مت ڈالیں۔ اسی طرح عورتوں کیلئے بھی شہوت کی نظر سے نامحرم مرد کی طرف دیکھنا حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

ترجمہ:۔ اے پیغمبرؐ آپ مومنین سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں کہ یہی پاکیزہ بات ہے اور بے شک اللہ ان کے کاروبار سے خوب باخبر ہے۔ (سورۃ نور آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اور مومنات سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی عفت کی حفاظت کریں۔

شیطان کا زہر آلود تیر

حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ بری نظر ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ کتنی ہی نگاہیں ایسی ہیں جو طویل حسرت و مایوسی کا سبب

بن جاتی ہیں۔ (وسائل الشیعہ جلد ۲۰ ص ۱۹۱)

اعضاء کا زنا

حضرت امام محمد باقرؑ و حضرت امام جعفر صادقؑ دونوں سے مروی ہے کہ آنکھ کا زنا، بری نظر ہے۔ منہ کا زنا، بوسہ لینا ہے اور ہاتھوں کا زنا یہ ہے کہ نامحرم کو چھوا جائے۔ (ایضاً)

باعث ہلاکت

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ نامحرم کی طرف پے در پے نگاہ، دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے اور یہی اس بدنظر کی ہلاکت کیلئے کافی ہے۔

رسول خداؐ سے روایت ہے کہ جو شخص آنکھ بھر کر نامحرم عورت کو دیکھے گا تو خداوند عالم قیامت کے دن ان کی دونوں آنکھوں کو آگ کی سلاخوں سے بھر دے گا اور یہ آگ کی سلاخیں اس وقت تک ان کی آنکھوں میں لگی رہیں گی جب تک خداوند عالم لوگوں کے حساب و فیصلے سنا نہ دے گا۔ اسکے بعد اسے جہنم میں پھینکنے کا حکم دیا جائے گا۔ (وسائل الشیعہ جلد ۲۰)

نگاہ ڈالنے کے احکام

عورت کے چہرے پر نگاہ ڈالنا اور ہاتھوں کو کلائیوں تک دیکھنا اگر لذت کے ارادے سے ہو یا حرام میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو حرام ہے۔

مسئلہ ۲۳۹۷:۔ ایک مرد کو دوسرے مرد کا بدن لذت کی نیت سے نہیں دیکھنا چاہیئے اور

ایک عورت کا دوسری عورت کے بدن کو لذت کی نیت سے دیکھنا بھی حرام ہے۔ اسی طرح حرام کام میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو بھی دونوں صورتوں میں حرام ہے۔

مسئلہ ۲۴۰۰:۔ اگر عورت نامحرم مرد سے اپنی کسی ایسی بیماری کا علاج کرانے پر مجبور ہو جس کا علاج وہ بہتر طور پر کر سکتا ہو تو وہ عورت نامحرم مرد سے اپنا علاج کرا سکتی ہے۔ چنانچہ وہ مرد علاج کے سلسلے میں اسکو دیکھنے یا اس کے بدن کو ہاتھ لگانے پر مجبور ہو تو ایسا کرنے میں کوئی اشکال نہیں۔ لیکن اگر وہ محض دیکھ کر علاج کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اس عورت کے بدن کو ہاتھ نہ لگائے اور اگر صرف ہاتھ لگانے سے علاج کر سکتا ہو تو پھر ضروری ہے کہ اس عورت پر نگاہ نہ ڈالے۔

(توضیح المسائل حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید علی حسینی سیستانی مدظلہ العالی)

عورتوں کو پردے کا حکم

پردہ کے سوال نے اس وقت سے بہت اہمیت حاصل کر لی ہے جب سے مغربی تہذیب و تمدن کے اثرات مشرقی ممالک پر پڑنے لگے اور یہ اثرات جتنے بڑھتے گئے اتنا ہی اس سوال کی اہمیت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ہمارے خیال میں بہت سے وہ مسائل جن پر ہمارے علم اور زبان کی طاقتیں صرف ہوا کرتی ہیں اس وقت مردہ ہو چکے ہیں مگر پردہ کا مسئلہ ایک زندہ مسئلہ ہے۔ جسکی شدید تاکید اسلام نے کی ہے۔ بے پردگی، جنسی بیہودگی اور بدکاری کی طرف مائل کرنے کا ایک بہت بڑا سبب ہے اسلئے اسلام نے سختی سے اس سے روکا ہے۔

چنانچہ سورۃ نور میں ارشاد خداوندی ہے کہ اور مومنات سے کہہ دیجئے کہ وہ

بھی اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی عفت کی حفاظت کریں علاوہ اس کے جواز خود ظاہر ہیں اور اپنے دوپٹے کو اپنے گریبان پر رکھیں اور اپنی زینت کو اپنے شوہر، باپ دادا، شوہر کے باپ دادا، اپنی اولاد، اپنے شوہر کی اولاد، اپنے بھائی اور بھائیوں کی اولاد، بہنوں کی اولاد اور اپنی عورتوں اور وہ بچے جو عورتوں کے پردہ کی بات سے کوئی سروکار نہیں رکھتے ہیں (نابالغ بچے) ان سب کے علاوہ کسی پر ظاہر نہ کریں اور خبردار اپنے پاؤں پٹک کر نہ چلیں کہ جس سے زینت کو چھپائے ہوئے ہیں اس کا اظہار ہو جائے اور صاحبان ایمان تم سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے رہو کہ شاید تمہیں اس طرح فلاح اور نجات حاصل ہو جائے۔ (نور آیت ۳۰-۳۱)

مندرجہ بالا آیت میں ۱۲ مواقع کے علاوہ عورتوں کو اپنی زینت ظاہر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یعنی پردہ واجب قرار دیا گیا ہے۔

دوسری آیت میں ارشاد خداوندی ہے:

"اے پیغمبر! کہہ دو اپنی بیویوں سے اور اپنے گھر کی لڑکیوں سے اور تمام مسلمانوں کی عورتوں سے کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے سر کے اوپر سے چہروں پر لٹکا لیا کریں۔ یہ کم از کم وہ امتیاز ہے جس سے ان کی شناخت ہو اور پھر انہیں نہ چھیڑا جائے"۔ (سورۃ احزاب ۵۹)

پردے سے متعلق چند احادیث

جس طرح قرآن مجید سے پورے شد و مد کے ساتھ پردہ کی تاکید ثابت ہوتی ہے اسی طرح معصومین کے اقوال بھی اس کی اہمیت کا پتہ دیتے ہیں یہاں تک

کہ احادیث ہی کی بناء پر اس صنف کا نام ہی عورت ہو گیا ہے۔

لغت میں عورت اس شئے کو کہتے ہیں جس کا پردہ لازم ہو۔ چنانچہ مرد کے جسم میں وہ اجزاء جن کا چھپانا ضروری ہے اسی نام سے یاد کئے جاتے ہیں اور ستر عورتین کہا جاتا ہے۔ مرد میں یہ بس مخصوص اجزاء جسم ہیں لیکن عورت از سر تا پا عورت قرار دی گئی ہے۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ امتیازی حیثیت سے پردہ کی مستحق ہے۔ یہ حدیثیں ایک دو نہیں بلکہ استفاضہ کی حد تک ہیں۔

کافی میں حضرت امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:۔ دو کمزور صنفوں (یتیموں اور عورتوں) کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ صنف تو بس عورت ہے۔ (اس کا چھپانا لازم ہے)

پردے کا فلسفہ

اس میں شک نہیں کہ ہمارے زمانے میں کہ جسے عریانی اور جنسی آزادی کا زمانہ کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کو ہمارا پردے کی بات کرنا سخت ناگوار گزرتا ہے۔ یہ وہی مغرب زدہ بے لگام افراد ہیں کہ جو عورتوں کو زمانے کی آزادی کا حصہ سمجھتے ہیں۔ کبھی یہ لوگ پردے کو گزشتہ زمانے کی کہانی قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان بے لگام آزادیوں نے بے حساب مشکلات اور قباحتوں کو جنم دیا ہے اور روز افزوں مصائب پیدا کئے ہیں۔ بحث یہ ہے کہ کیا عورتیں ایک نہ ختم ہونے والے مقابلے میں اپنا تن دکھاتی رہیں، تحریکِ شہوات کے کام آتی رہیں اور ناپاک مردوں کی ہوس پرستی میں گرفتار رہیں یا پھر یہ باتیں معاشرے سے ختم ہو جائیں اور ان کا تعلق بیوی اور شوہر کی گھریلو

زندگی سے مخصوص ہو جائے۔ اسلام دوسرے طرزِ عمل کا حامی ہے اور اسلام کے اس پروگرام کیلئے پردہ ایک اہم عنصر ہے جبکہ اہلِ مغرب اور مغرب زدہ ہوس باز پہلے طرزِ عمل کے حامی ہیں۔

پردے کا فلسفہ کوئی راز کی بات نہیں کیونکہ:

(۱) عورتوں کی بے پردگی، عریانی اور آرائش مردوں کیلئے بالخصوص نوجوانوں کیلئے جنسی تحریک کا باعث ہے اور اگر یہ بے حیائی جاری رہے تو یہ تحریک بھی دائمی ہوگی۔ ایسی تحریک جو مردوں کے اعصاب کو شکستہ کر کے رکھ دے گی، اس سے اعصابی بیماریاں پیدا ہونگی۔ یہ کیفیت طبیعت میں ہیجان اور نفسیاتی امراض کا سرچشمہ بن جاتی ہیں۔ اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان مردوں اور عورتوں کی روحیں پرسکون ہوں، اعصاب صحیح وسالم ہوں، آنکھ اور کان پاکیزہ ہوں اور اسکے لئے پردہ ناگزیر ہے۔

(۲) قطعی اور مستند اعداد وشمار سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ عریانی میں اضافے کی وجہ سے دنیا میں طلاق اور ازدواجی زندگی میں علیحدگی کا تناسب بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جو کچھ آنکھ دیکھے دل اسے یاد رکھتا ہے اور جب ہوا وہوس کی آگ سرکش ہو جائے اور آنکھ ہر روز نئے نظارے دیکھے تو دل ہر روز کسی نئے محبوب کے پیچھے لے جاتا ہے اور پہلے کو الوداع کہہ دیتا ہے۔

لیکن جس ماحول میں پردہ ہے (اور اسکے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی شرائط کی بھی پاسداری ہوتی ہے) وہاں بیوی اور شوہر ہی کو ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے ان کے احساسات، جذبات اور محبتیں ایک دوسرے سے مربوط اور مخصوص ہوتی ہیں۔ جبکہ عریانی کے آزاد بازار میں کہ جہاں عورت مشترکہ ساز وسامان کی حیثیت

رکھتی ہے وہاں ازدواجی عہد و پیمان کا تقدس کوئی مفہوم نہیں رکھتا، وہاں گھر تارِ عنکبوت کی طرح تیزی سے ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں اور اس کا اثر بچوں کی غلط تربیت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

(۳) فحاشی کا پھیلاؤ اور ناجائز اولاد کی کثرت بے پردگی کے دردناک نتائج میں سے ہیں اور یہ بات اس قدر آشکار ہے کہ ہمارے خیال میں اعداد و شمار کی محتاج نہیں ہے اور اسکی وجوہات خصوصاً مغربی معاشروں میں پورے طور پر نمایاں ہیں بلکہ اس قدر عیاں ہیں کہ بیان کی ضرورت نہیں۔ اگر اس حقیقت کی طرف توجہ کی جائے تو اس مسئلے کے خطرناک پہلو زیادہ واضح ہو جاتے ہیں کہ فحاشی اور اس سے بھی بڑھ کر ناجائز بچے انسانی معاشروں میں جرائم کا سرچشمہ تھے اور ہیں۔

اعداد و شمار کے مطابق انگلینڈ میں ہر سال پانچ لاکھ ناجائز بچے پیدا ہوتے ہیں۔ انگلستان کے محققین اور دانش وروں نے اس سلسلے میں ملک کے اربابِ اختیار کو اس مسئلے کے سنگین خطرے سے آگاہ کیا ہے ان دانشوروں کے مطابق اخلاقی و مذہبی لحاظ سے نہیں بلکہ اس ناجائز اولاد کا وجود ہی معاشرے کے امن و امان کیلئے شدید خطرہ بن چکا ہے۔ یہاں تک کہ جرائم کی بہت سی فائلوں میں انہی کا نام ہوتا ہے۔

(۴) بے پردگی اور عریانی عورت کے مقام کے زوال کا بھی باعث ہے۔ اگر معاشرہ عورت کو عریاں بدن دیکھنا چاہے گا تو فطری بات ہے کہ ہر روز اس سے آرائش کا تقاضا بڑھتا جائے گا اور اس کی نمائش میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ جب عورت جنسی کشش کی بناء پر ساز و سامان اور صنعتی اشیاء کی تشہیر کا ذریعہ بن جائے گی، انتظار گاہوں میں دل بہلاوا ہو جائے گی اور سیاحوں کو متوجہ کرنے کا ذریعہ بن جائے گی تو

معاشرے میں اسکی حیثیت ایک کھلونے یا بے قیمت مال واسباب تک گر جائے گی اور اس کے شایان شان انسانی اقدار فراموش ہو جائیں گی اور اس کا اعزاز وافتخار صرف اسکی جوانی، زیبائش اور نمائش تک محدود ہو کر رہ جائے گا۔ اس طرح سے وہ چند ناپاک فریب کار انسان نما درندوں کی سرکش ہوا وہوس پوری کرنے کے ذریعے میں بدل جائے گی۔ ایسے معاشرے میں ایک عورت اپنی اخلاقی خصوصیات، علم وآگہی اور بصیرت کے مظاہرے کیسے کرسکتی ہے اور کوئی بلند مقام کیسے حاصل کرسکتی ہے۔

واقعاً یہ بات تکلیف دہ ہے کہ مغربی اور مغرب زدہ ممالک میں عورت کا مقام کس قدر گر چکا ہے۔ (تفسیر نمونہ جلد ۱۴)

اس کا اندازہ ہمیں اپنے ملک کے گلی کوچوں میں اشتہارات کی بھرمار اور T.V. کے اشتہاری پروگراموں میں عورتوں کے حشر سے کماحقہ ہو جاتا ہے۔ لیکن افسوسناک مقام یہ ہے کہ یہ سب ناپاک اور نامشروع چیزیں، ترقی، روشن خیالی اور انسانی حقوق کی پاسداری کے نام پر ہو رہی ہیں۔ چند روپوں کے عوض نام نہاد فنکارائیں اور اداکارائیں، جنہیں مغرب زدہ لوگ ملک کے سفیر کا نام دیتے ہیں، کچھ بھی کر گزرنے پر تیار ہوتی ہیں اور ایسی شرمناک حرکتیں کرتی ہیں جنہیں سن کر حیوانات بھی انسانیت کا ماتم کریں۔ یہ عورتیں ملک کی سفیر ہونے کے بجائے فحاشی اور بدکاری کی سفیر ہوتی ہیں۔ جو نہ صرف خود گناہ میں آلودہ ہوتی ہیں بلکہ ملک کے وسیع تر مفاد میں باہر کے ملکوں سے فحاشی کے نت نئے طریقے اور انسانیت کش بیماریاں بھی امپورٹ کرتی ہیں۔ جس سے ملک میں روشن خیالی کا ایسا بھیانک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس سے شیطان بھی پناہ مانگے۔

نامحرم کے ساتھ تنہائی سے گریز

جب ایک نامحرم مرد اور عورت خلوت میں ساتھ رہیں تو لامحالہ شیطان انہیں راہ راست سے ہٹانے کی تدبیر کرتا ہے اور بسا اوقات شیطان کامیاب بھی ہوجاتا ہے۔ اسلئے اسلام نے مرد اور عورت کا تنہائی میں ساتھ بیٹھنا اس صورت میں حرام قرار دیا ہے جب کسی حرام کام میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہو، اگرچہ فعلاً دونوں عبادت میں مشغول ہوں۔ بلکہ اگر حرام کام میں مشغول ہونے کا اندیشہ نہ بھی ہو تب بھی بہتر یہ ہے کہ نامحرم مرد و عورت ایک ساتھ خلوت میں نہ بیٹھیں۔

چنانچہ وسائل الشیعہ میں پیغمبر اکرمؐ سے روایت ہے کہ:

ترجمہ:۔ جو شخص خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسی جگہ نہیں سوتا جہاں اسے کسی نامحرم عورت کے سانس لینے کی آواز آرہی ہو۔

اس حدیث میں نامحرم کا لفظ (لست له بمحرم) استعمال ہوا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نامحرم عورت اگرچہ رشتے دار ہی کیوں نہ ہو اس کے ساتھ خلوت میں بیٹھنا جائز نہیں۔ لیکن ہمارے معاشرے کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ شریعت نے محرم اور نامحرم کے جو حدود مقرر کئے تھے ان کے برخلاف ہم نے خود رواجی طور پر محرم اور نامحرم کے حدود مقرر کئے ہیں۔ مثلاً شریعت نے بھائی کو محرم قرار دیا ہے۔ بھائی کے معنی تھے اپنے باپ اور ماں کی اولاد، سگے چچا کا بیٹا بھی شرعاً ابن العم کہلاتا ہے بھائی نہیں۔ لیکن ہمارے معاشرے نے اس دائرے کو بہت وسیع کردیا۔ اب آپ ملاحظہ کیجئے کہ جوان لڑکی کزن کے ساتھ خلوت میں بیٹھی گپیں ہانک

رہی ہے۔ ماں باپ بالکل برا نہیں مانتے۔ گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں پر گھمانے، سیرو تفریح کیلئے ہنسی مذاق کرتے ہوئے لیکر جاتے ہیں۔ جبکہ یہ شرعاً بالکل ناجائز ہے۔ یہی عادت بسا اوقات نوجوانوں کی گمراہی کا سبب بنتی ہے۔ جسکے نتیجے میں ماں باپ بھی کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔

اسی طرح رشتہ کے ماموں اور رشتہ کے چچا کے مفہوم میں بڑی وسعت پیدا کردی گئی ہے۔ کسی سے پوچھئے یہ آپ کے کون ہیں؟ پہلی مرتبہ جواب مل جائے گا، بھائی یا چچا یا ماموں۔ اب اگر دہرا کے آپ ذرا تحقیق طلب انداز سے پوچھ لیجئے۔ آپ کے بھائی؟ یا آپ کے چچا ہیں؟ یا آپ کے نانا ہیں؟ وغیرہ۔ تو اکثر یہ جواب ملے گا کہ جی ہاں بھائی ہوتے ہیں۔ چچا ہوتے ہیں یا نانا ہوتے ہیں۔ اس ہوتے ہیں کا مطلب کیا ہوتا ہے یعنی بھائی ہیں نہیں۔ چچا ہیں نہیں۔ ماموں ہیں نہیں۔ بس دور کے ذریعے سے رشتے لگا کر، بھائی، چچا اور ماموں بنائے گئے ہیں اور ان کے ساتھ اس طرح گھل مل کر بیٹھے باتیں کرتے ہیں جیسے یہ ان کے حقیقی بھائی، ماموں اور چچا ہوں۔ ان باتوں کی طرف متوجہ رہنا ہر مسلمان کا دینی اور اخلاقی فریضہ ہے کہ بھائی، چچا یا ماموں کہنے سے محرم نہیں ہوتا۔ (اثبات پردہ)

وسائل الشیعہ میں دوسری جگہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ (جب پیغمبر اکرمؐ نے مسلمان عورتوں سے بیعت لی تو ان سے یہ عہد لیا کی وہ نامحرم مردوں کے ساتھ خلوت میں نہیں بیٹھیں گی)

بروقت شادی

بدکاری اور فحشاء ومنکر سے بچنے کا ایک اہم ذریعہ نوجوانوں کی بروقت شادی ہے اسلئے دین مبین اسلام نے جوانوں کو جنسی بے راہ روی سے روکنے کے لئے خاندان کے ذمہ داروں کو ابھارا ہے کہ جوانوں کی شادی جلد از جلد کریں کیونکہ جو جوان خود اپنے طور پر اپنی شادی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، کہیں ایسا نہ ہو کہ شہوانی جذبے سے مجبور ہو کر خود کو تباہی کے غار میں گرا دے۔ اسلئے بچوں کی شادی بیاہ کی ذمہ داری والدین کے سر ڈالدی اور والدین کو اس انسانی فریضہ کی طرف ضرورت سے زیادہ تشویق دلائی۔ کیونکہ جلد از جلد شادی کر دینا بچوں کے اخلاق و ایمان کو محفوظ رکھے گا۔ اسلام کا عقیدہ ہے کہ جنسی افراط وتفریط سے بچائے اور خوش بختی کی زندگی بسر کرنے کیلئے شادی بیاہ کرنا اور خاندان کی تشکیل کرنا ضروری ہے۔

اسلام نہ صرف یہ کہ شادی بیاہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرتا بلکہ اس فطری قوت سے شخصی زندگی اور معاشرے کو فائدہ حاصل کرنے پر آمادہ بھی کرتا ہے، شادی بیاہ سے جسمانی اور ذہنی سکون کے علاوہ روحانی، فکری اور اخلاقی سکون بھی ملتا ہے۔ کیونکہ جو شخص وحشت واضطراب اور ڈیپریشن کا شکار ہو وہ معاشرے کا ایک کارآمد اور مفید انسان نہیں بن سکتا۔ یہ بات مسلم ہے کہ بدکاری اور فحاشی کے خاتمے کیلئے ضروری ہے کہ صحیح اور جائز طریقے سے انسان کی فطری ضرورت کو پورا کیا جائے۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ:

ترجمہ:۔ غیر شادی شدہ مردوں اور عورتوں کی شادی کر دو اور اسی طرح اپنے نیک

غلاموں اور کنیزوں کو بھی بیاہ دو، اگر وہ تنگ دست ہوئے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا، اللہ بہت صاحب وسعت اور علیم ہے۔اور جن کے پاس شادی کرنے کا موقع اور ذریعہ نہیں انہیں عفت اور پاکدامنی اپنانا چاہیئے یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے انہیں بھی غنی کر دے۔ (سورۃ نور آیت ۳۲_۳۳)

عموماً شادی نہ کرنے اور اس سے بھاگنے کیلئے تنگ دستی اور غربت کا عذر پیش کیا جاتا ہے اسلئے قرآن اس کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے کہ غربت کی وجہ سے پریشان نہ ہونا اور ان کی شادی کی کوشش کرنا کیونکہ اگر وہ تنگ دست ہوئے تو اللہ اپنے فضل کے ذریعے انہیں بے نیاز کر دے گا۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان خود بھی پوری کوشش کرتا ہے اور دوسرے بھی پوری سعی کرتے ہیں لیکن پھر بھی شادی نہیں ہو پاتی اور انسان مجبور ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ محروم رہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس مرحلے پر کچھ لوگ یہ گمان کرنے لگیں کہ اب ان کیلئے جنسی آلودگی جائز ہے اور ضرورت اس (بدکاری) کا تقاضا کرتی ہے۔لہذا ساتھ ہی اگلی آیت میں پاکیزگی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا کہ جو لوگ شادی نہیں کر پاتے انہیں بھی عفت و پاکدامنی اختیار کرنا چاہیئے یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے مستغنی کر دے۔ (تفسیر نمونہ جلد ۱۴ص ۳۸۳)

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ:۔ خدا کے وجود کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے ہی نوع سے تمہارے لئے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام حاصل کرو اور تمہارے درمیان مہر و محبت قرار دی اور جو لوگ اس محبت و دوستی میں غور وفکر کریں گے

ان کیلئے بہت سی نشانیاں اس میں ہیں۔ (سورۃ روم آیت ۲۱)

احادیث معصومینؑ میں جلدی شادی کرنے کی اتنی تاکید بیان ہوئی ہے کہ شاید ہی کسی دوسری چیز کیلئے اتنی تاکید ہو۔

چنانچہ رسول اسلامؐ نے ایک دن منبر سے اعلان فرمایا۔ اے لوگو! تمہاری لڑکیاں درختوں پر پکے ہوئے پھل کی طرح ہیں، پکنے کے بعد اگر ان کو بروقت توڑا نہ گیا تو آفتاب کی تمازت اور آندھیاں اسے تباہ و برباد کردیں گی، بالکل اسی طرح اگر لڑکیوں کی فطری خواہش کو پورا نہ کیا گیا اور ان کی بروقت شادی نہ کی گئی تو ان کے فاسد ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ وہ بھی تو انسان ہیں (آخر ان کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے) (وسائل الشیعہ باب نکاح ص ۶۱)

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی کی شادی کے وسائل مہیا کرے گا تو قیامت کے دن اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن پر اللہ کی خصوصی نظر کرم ہوگی۔ (وسائل الشیعہ باب ۱۲ از ابواب نکاح ص ۴۵)

پیغمبر اکرمؐ سے ایک حدیث مروی ہے کہ جتنے بھی قدم (کوئی اپنے مسلمان بہن بھائی کی شادی کی راہ میں) اٹھائے گا اور جتنے الفاظ اس مقصد کیلئے منہ سے ادا کرے گا، ہر ایک کے بدلے میں اسے اس ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا کہ جس میں رات بھر عبادت اور دن کو روزہ رکھا گیا ہو۔

(وسائل الشیعہ باب ۱۲ از ابواب نکاح ص ۴۶)

ایک اور حدیث میں رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شادی کی اس نے اپنا آدھا دین محفوظ کرلیا۔ پس اسے چاہیئے کہ باقی آدھے دین کے بارے میں

اللہ سے ڈرتا رہے اور تقویٰ الٰہی اختیار کرے۔ (وسائل الشیعہ از ابواب نکاح ص ۱۷)

اسکے علاوہ اور کئی مقامات اور روایات میں اسلام نے مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ وہ غیر شادی شدہ افراد کی شادی کروانے میں ہر قسم کی مدد کریں۔ خصوصا اسلام نے اولاد کے بارے میں باپ پر سخت ذمہ داری عائد کی ہے اور جو باپ اس اہم مسئلے کی پرواہ نہیں کرتے انہیں اولاد کی کجروی کے جرم میں شریک شمار کیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہے کہ جس کا بیٹا بالغ ہو جائے اور وہ اسکی شادی کے وسائل رکھتا ہو اور پھر بھی اسکے لئے اقدام نہ کرے اور اس کے نتیجے میں اس کا بیٹا کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے تو یہ گناہ (باپ، بیٹا) دونوں کا لکھا جائے گا۔

(تفسیر نمونہ جلد ۱۴ص ۴۸۷)

پس ان آیات وروایات سے معلوم ہوا کہ بدکاری سے روکنے کا ایک انتہائی اہم وسیلہ بروقت شادی ہے۔ اس بناء پر تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ شادی کو آسان بنائیں۔ ہندووانہ رسومات اور فضول قسم کے اخراجات کو شادی کا جزو لاینفک قرار دینے سے گریز کریں۔ تا کہ ہر کوئی شادی کی استطاعت پیدا کر سکے۔

ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ شادی میں ایمان واخلاق اور کردار جو اسلام کی نگاہ میں کفو مومن ومومنہ کے حقیقی معیار ہیں، دیکھنے کے بجائے دولت، ظاہری حسن کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اسلئے بسا اوقات لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی میں اتنی تاخیر ہو جاتی ہے کہ وہ گناہ کی طرف مائل ہونے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات وہ اس راہ انحراف کے اتنے عادی ہو جاتے ہیں کہ استطاعت آنے کے بعد بھی شادی سے انکار کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کی جنسی ضروریات دوسرے طریقے سے

پوری ہورہی ہیں۔ ان کا مشاہدہ ہم مغربی دنیا میں باآسانی کر سکتے ہیں، جہاں حد سے بڑھی ہوئی جنسی آزادی اور بے راہ روی کی عادت نے جوانوں کو شادی کی طرف سے بالکل بے پرواہ بنادیا ہے۔ چنانچہ مغرب کے ایک نوجوان سے پوچھا گیا کہ تم شادی کیوں نہیں کرتے ہو تو ان کا جواب تھا کہ جب شہر کی تمام حسین عورتیں میری ہیں تو میں شادی کے جھنجٹ میں کیوں پڑوں؟

اسلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ شادی کو اس قدر سادہ بنایا جائے کہ ہر شخص باآسانی اس سے بہرہ ور ہو سکے اور معاشرے سے بدکاری جیسی لعنت کا خاتمہ ممکن ہو سکے۔ کیونکہ مہنگی شادی بدکاری کو سستا بنادیتی ہے۔

متعہ:۔ (بدکاری کے خلاف موثر ہتھیار)

اسلام یقینی طور پر سلامتی، سعادتوں اور خوش بختیوں کا پیغام لیکر آیا ہے۔ اسلام لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے ہرگز نہیں آیا ہے اور نہ اسلئے آیا ہے کہ لوگوں کو مشکلات کے پیچ وخم میں پھنسادے۔

اسلام اپنے اندر اتنی صلاحیت رکھتا ہے کہ موجودہ دور کی جملہ ضرورتوں کا مثبت جواب دے سکے۔ شادی بیاہ اور خاندان کی تشکیل سے متعلق قوانین، اسلام کے ان قوانین میں داخل ہیں جس کا جواب دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کرسکا۔ سابق عیسائیوں کی نظر میں تجرد کی زندگی ایک پسندیدہ اور شادی ایک ناپسندیدہ فعل تھی۔ دنیائے عیسائیت کے موجودہ رہبران اور ویٹی کن سٹی کے موجودہ کرتادھرتا بھی سابق لوگوں کی پیروی کرتے ہوئے شادی کو انتہائی ناپسندیدہ فعل قرار دیتے ہیں۔ یہ بات

واضح ہے کہ جب فطرت کے تقاضوں کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کی جائیں گی تو جنسی بے راہ روی ناگزیر ہو جائے گی۔ اسلئے اسلام کا لوگوں کو ابتدائے بلوغ سے ہی شادی کی طرف راغب کرنا درحقیقت اس جنسی قوت سے استفادہ کی دلیل ہے۔ لیکن اسکے ساتھ اسلام حیوانوں کی طرح اس قوت سے لطف اندوز ہونے کو منع کرتا ہے اور ایسے طریقے پر آمادہ کرتا ہے جو انسان کے لائق و سزاوار ہو۔ چونکہ بال بچوں سے محبت کرنا انسانی فطرت کا تقاضا ہے اور انسانی فطرت کے اندر جنسی قوت کا وجود بھی ایک واقعی چیز ہے لہذا اسلام اس کا اعتراف کرتے ہوئے اس قوت سے بھرپور لطف اندوز ہونے کی اجازت دیتا ہے اور لوگوں کیلئے شادی بیاہ کو زینت تصور کرتا ہے۔

چودہ سو سال پہلے اجتماعی ضرورتوں کی بناء پر آج کی موجودہ عالمگیر فحاشی و بدکاری کے خاتمے کیلئے اسلام نے نہایت ہی آسان و سادہ شرائط کے ساتھ متعہ کا قانون بنایا تھا اس طرح مفاسد کا خاتمہ کر کے انسان کو فلاح دینوی اور نجات اخروی کی طرف دعوت دی تھی۔

اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں دیگر ناشائستہ افعال کی طرح بدکاری اور نامشروع جنسی روابط بھی ایک عام چیز تھی۔ کھلے عام فحاشی کے اڈے بنائے گئے تھے۔ پیغمبر اسلامؐ نے انسان کے اخلاق و کردار کی اصلاح اور جنسی بے راہ روی کو روکنے کیلئے متعہ کا قانون بنایا اور اسی قانون کے زیرِ سایہ جنسی خواہش کے منہ زور گھوڑے کو لگام دی۔

متعہ میں عورت کیلئے وراثت اور اور نان و نفقہ کے علاوہ ہر وہ احکام لاگو ہوتے ہیں جو نکاح دائمی کے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس میں مدت معین ہوتی ہے

اور اگر متعہ کے دوران حمل ٹھہر جائے تو بچے کے تمام وہی حقوق ہونگے جو دائمی نکاح میں ہوتے ہیں۔

بدکاری کے عام ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ کچھ لوگ نکاح کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے، کیونکہ شادی کے اخراجات، کمر توڑ مہنگائی ہر شخص کو نکاح دائمی کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ مسئلہ ہمیشہ سے رہا ہے۔

انسان کو روزگار وغیرہ کے حصول کیلئے مسافرت کرنی پڑتی ہے اور وطن سے دور دوسرے ممالک میں رہنا پڑتا ہے۔ ایسے موقعوں پر ہر وقت نکاح دائمی یا بیوی بچوں کو ساتھ لئے رہنا اکثر اوقات بہت دشوار ہوتا ہے، اس بات کو بھی پیش نظر رکھیے کہ عام طور پر طولانی سفر کرنے والے نوجوان افراد ہوتے ہیں جو بھرپور جوانی سے مالا مال ہیں۔ جس کے سبب جنسی خواہش ان کے یہاں عروج پر ہوتی ہے تو ایسی صورت میں متعہ کے علاوہ اس مسئلے کا کوئی اور حل ہے؟

(مغربی تمدن کی ایک جھلک ص ۳۶۹)

متعہ سے بڑی رحمت اور کیا ہو سکتی ہے کہ متعہ شہوت کی بھڑکتی ہوئی آگ کو بجھاتا ہے جو کبھی کبھی انسان کو مرد ہو یا عورت اس طرح بے بس کر دیتی ہے کہ وہ درندہ بن جاتا ہے۔ کتنی ہی عورتوں کو مرد اپنی شہوت کی آگ بجھانے کے بعد قتل کر دیتے ہیں۔ (اخبارات آئے روز ایسے واقعات کی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں)

تمام مسلمانوں پر عیاں اور واضح اسلامی حکم ہے کہ اسلام میں خود لذتی اور عمل لواطت حرام ہے جس کے بعد جنسی ضرورت پوری کرنے کے دو ہی طریقے باقی بچتے ہیں کہ انسان نکاح دائمی کرے یا متعہ کرے۔ البتہ متعہ کے سلسلے میں خاص طور پر

تمام شرائط پر پورا اترنا بے حد ضروری ہے۔ اور متعہ کو شہوت ابھارنے کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے۔

ایک شادی شدہ زانی کا سنگسار

فروع کافی، کتاب حدود میں بسند امیر المومنینؑ، محمد بن خالد سے روایت ہے کہ کوفہ کا ایک مرد امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یاامیر المومنینؑ! میں زنا کے جرم کا مرتکب ہوا ہوں، آپ مجھے پاک کردیں۔ حضرتؑ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ وہ کہنے لگا، میں مزینہ قبیلے سے تعلق رکھتا ہوں۔ حضرتؑ نے پوچھا کیا تم قرآن پڑھ سکتے ہو؟ اس نے کہا، جی ہاں، پڑھ سکتا ہوں۔ حضرتؑ نے فرمایا قرآن میں سے کچھ پڑھو۔ اس نے قرآن کی چند آیات پڑھیں تو حضرتؑ نے اسکی تعریف کی اور دریافت فرمایا، کیا تم مخبوط الحواس یا دیوانے ہو؟ اس نے کہا، نہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا تم اس وقت چلے جاؤ میں تمہارے بارے میں مزید تحقیق کروں گا۔ وہ شخص چلا گیا اور پھر لوٹ کر آیا اور کہا یا امیر المومنینؑ میں نے زنا کیا ہے آپؑ مجھے پاک کردیں۔ حضرتؑ نے پوچھا جس وقت تم نے زنا کیا تھا، کیا تم اس وقت شادی شدہ تھے؟ اس نے کہا ہاں، اس وقت میں شادی شدہ تھا۔ حضرتؑ نے دریافت فرمایا جب تم نے زنا کیا اس وقت تمہاری بیوی تمہاری دسترس میں تھی؟ اس نے کہا ہاں۔ حضرتؑ نے فرمایا اچھا تم اس وقت چلے جاؤ میں تمہارے بارے میں مزید تحقیق کروں گا۔ اسکے بعد امامؑ نے ایک آدمی کو اس کے قبیلے میں بھیجا تاکہ وہ یہ تحقیق کرے کہ کیا وہ شخص عاقل اور باشعور ہے؟ وہ شخص گیا

اوراس کے قبیلے سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔انہوں نے بتایا کہ وہ ایک عقل مند اور باشعور انسان ہے۔ادھر وہ شخص تیسری مرتبہ پھر حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پہلے کی طرح اپنے جرم کا اقرار کیا۔حضرتؑ نے فرمایا: فی الحال تم واپس لوٹ جاؤ یہاں تک کہ تمہارے بارے میں تحقیقات مکمل ہو جائے۔چنانچہ وہ شخص واپس لوٹ گیا۔پھر جب وہ شخص چوتھی مرتبہ آیا اور اس نے اپنے جرم کا اقرار واعتراف کیا تو امامؑ نے قنبر کو حکم دیا: اس آدمی کو حراست میں لے لو۔پھر غضب آور لہجے میں فرمایا کہ یہ چیز کس قدر قابل نفرت اور قبیح ہے کہ تم میں سے ایک فرد ایسے فحش اور شرمناک جرم کا مرتکب ہوا اور پھر خود ہی اسے بیان کر کے اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ذلیل ورسوا کرتا پھرے،وہ شخص اپنے گھر میں بیٹھ کر خدا سے توبہ کیوں نہیں کرتا۔پھر فرمایا: خدا کی قسم اگر ایک گناہ گار شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں توبہ کرے تو اس کا یہ توبہ کرنا اس سے کہیں زیادہ افضل ہے کہ میں اس پر حد جاری کروں۔اسکے بعد آپؑ نے لوگوں سے کہا کہ وہ سب شہر سے باہر بیابان میں جمع ہو جائیں تاکہ اس مد پر حد جاری کی جائے۔جب سب لوگ معینہ مقام پر جمع ہو گئے تو اس شخص نے کہا کہ یا امیر المومنینؑ مجھے اتنی مہلت دیں کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔امامؑ نے اجازت دے دی۔اسکی نماز تمام ہونے کے بعد اسے زمین میں گاڑ دیا گیا اور پھر حضرتؑ نے فرمایا: اے گروہ مسلمین! یہ خدا تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد ہے اور یہ اللہ کے حقوق میں سے ایک حق ہے،پس جو شخص اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق اپنی گردن پر رکھتا ہو،وہ شخص جسکی گردن پر کوئی حد واجب ہو وہ بھی حد جاری کرنے میں شرکت نہیں کر سکتا۔یہ سن کر تمام لوگ منتشر ہو گئے اور سوائے امام حسنؑ وامام حسینؑ اور امیر المومنینؑ کے اور کوئی وہاں

باقی نہیں رہا۔ چنانچہ پہلے امیر المومنینؑ نے تین مرتبہ سنگباری کی اور ہر مرتبہ تکبیر کہی اس کے بعد اسی طرح سے امام حسنؑ نے اور پھر امام حسینؑ نے اسے سنگسار کیا اور مجرم کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ امیر المومنینؑ نے اسے گڑھے سے باہر نکالا اور اس پر نماز میت پڑھ کر اسے دفن کر دیا۔ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ آپؑ نے اسے غسل کیوں نہیں دیا؟ آپؑ نے فرمایا: اس نے ایک ایسی چیز سے غسل کر لیا ہے جو اسے روزِ قیامت تک پاک رکھے گی۔ پھر فرمایا، اس نے یقیناً ایک عظیم مصیبت پر صبر کیا ہے۔

(اسلامی قانون سزا، ص ۸۸)

بدکاری کی سزا کا فلسفہ

زنا عفت کے منافی ایک قبیح ترین فعل ہے یہ عمل انسانی معاشرے میں نسل انسانی کو پراگندہ کر دینے والا ہے اسی بناء پر تمام آسمانی شریعتوں اور آسمانی مذاہب نے اسے حرام قرار دیا ہے اور اس کیلئے کڑی سزا تجویز کی ہے۔

اسلام عفت و پاکدامنی کا مذہب ہے وہ اس مسئلہ میں کسی طرح کی مروت کا قائل نہیں وہ مسئلہ کی تحقیق اور گواہی پر ضرور زور دیتا ہے لیکن حاکم شرع کے سامنے جرم کے ثابت ہو جانے کے بعد پھر کسی طرح کی رعایت نہیں کرتا ہے بلکہ سزا کو منظرِ عام پر لانا چاہتا ہے تاکہ عزت لوٹنے والے کا انجام عزت لٹنے کی شکل میں دیکھنے میں آئے اور اسے عبرت حاصل ہو سکے اور اسکی عبرت کے نتیجے میں دیگر افرادِ معاشرہ بھی عبرت حاصل کر سکیں۔

اسلام میں زنا کی سزا کافی سوچ سمجھ کر، انسان کی جنسی خواہش اور اس کے

سرکش جذبات کا خیال رکھتے ہوئے رکھی گئی ہے۔ اسلام نے جوانی کی سرکشی او جذبات کو لگام دینے کیلئے بہت سے اقدامات کئے ہیں، مثلاً ایک طرف ان پڑھ لوگوں کی تعلیم کا خیال رکھا ہے، غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کا حکم دیا ہے، لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر کرنے کی کوشش کی ہے تو دوسری طرف انسانی جذبات کو معتدل رکھنے کیلئے روزے واجب کئے، نمازیں فرض کیں، مستحب نماز، روزوں اور اعتکاف کا حکم دیا تا کہ اسکے شہوانی جذبات کم ہو جائیں، وہ شیطانی خیالات سے محفوظ رہے اور خدا کے بارے میں غور و فکر کرے۔ ان احکامات کی مدد سے گناہوں سے بچا جا سکتا ہے اور اس راستے پر چل کر اپنے نفس کی حفاظت کی جا سکتی ہے اور جذبات پر قابو پا سکتا ہے۔ ان تمام اقدامات کے ساتھ ساتھ اسلام نے گنہگار کو سزا دینے میں عجلت سے کام نہیں لیا ہے، سزا کا حکم اسلئے ہے کہ معاشرے کا نظام بدکاری کی وجہ سے درہم برہم نہ ہو۔ حد شرعی اس وقت جاری کی جاتی ہے جب بدکار شخص کمال بے حیائی اور بے شرمی کے ساتھ چار عادل گواہوں کی موجودگی میں کسی کی آبروریزی کرنے اور جانوروں کی طرح اپنی جنسی خواہش کو پورا کرے۔ اسلام زنا کی سزا اس وقت دیتا ہے جب یہ چار عادل گواہ پورے یقین کے ساتھ گواہی دیں کہ ہم نے بالکل واضح طور پر اس عمل کو دیکھا ہے۔ اسلام زنا کار کو اس وقت سزا دیتا ہے جب وہ معاشرے کی عزت سے کھیل جائے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس مرحلے پر بھی ایسے مجرم کے ساتھ اسلام رعایت اور نرمی کا حکم دیتا ہے اور گنہگار کے حالات اور اس کی مجبوریوں کا خیال رکھتے ہوئے اسے سزا دیتا ہے۔ جب زنا کرنے والا غیر شادی شدہ ہو تو زنا کے ثابت ہونے پر اسے سو (۱۰۰) کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ جبکہ سنگسار کرنے کا حکم ایسے زانی کیلئے

ہے جسکی بیوی موجود ہو اور وہ بلا ضرورت صرف اپنی عیاشی اور ہوس رانی کی وجہ سے اس بھیانک عمل کا ارتکاب کرے۔ (گناہان کبیرہ جلد سوم بحوالہ برہان قرآن)

زنا کیسے ثابت ہو؟

زنا کی سزا اور حدّ دو طریقوں سے ثابت ہوتی ہے۔

اوّل:۔ زنا کار بالغ، عاقل اور مختار ہو اور حاکم شرع کے سامنے چار مرتبہ (چاہے ایک ہی نشست میں) اپنے فعل کا اقرار و اعتراف کرے۔

دوم:۔ چار بالغ، عاقل اور با اختیار مرد یا تین عاقل، بالغ اور با اختیار مرد اور دو عاقلہ، بالغہ اور با اختیار عورتیں یا دو عاقل، بالغ اور با اختیار مرد اور چار بالغہ، عاقلہ اور با اختیار عورتیں اس چیز کی گواہی دیں۔ (اسلامی قانون سزا ص ۶۶-۶۷)

زنا کی سزا اور حدّ کی آٹھ مختلف صورتیں

(۱) تلوار سے قتل (۲) سنگسار کرنا

(۳) ایک سو کوڑے (۴) سو کوڑے اور سر منڈھوا کر شہر بدر کرنا

(۵) پچاس کوڑے (۶) پچاس یا اسّی کوڑے

(۷) ضغث (کوڑوں اور نازک چھڑیوں کو ہاتھ میں اکٹھا کر کے ایک مرتبہ مارنا)

(۸) حدّ اور تعزیر دونوں (لمعہ، کتاب حدود)

اب ہم ان سزاؤں کی مختلف صورتوں کو قدرے تفصیل سے بیان کرتے ہیں:

(۱) اگر کوئی شخص اپنے شرعی محارم مثلاً نسبی یا رضاعی ماں، بیٹی، پھوپھی اور خالہ وغیرہ کے ساتھ زنا کرے تو ایسے زانی کی سزا اسے قتل کر دینا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی

عورت کو زنا پر مجبور کرے تو اسکی سزا بھی قتل کر دینا ہے۔

(۲) جس مرد نے نکاح دائمی کر رکھا ہو اور اسے کسی وقت بھی اپنی زوجہ سے مباشرت کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اسے شریعت کی زبان میں محصن کہتے ہیں۔ اسی طرح جس عورت نے نکاح دائمی کر رکھا ہو اور اسے کسی وقت بھی اپنے شوہر سے مباشرت کرنے میں رکاوٹ نہ ہو اسے محصنہ کہا جاتا ہے۔ اگر یہ محصن اور محصنہ زنا کرے تو ان کو سنگسار کیا جائے گا۔ یعنی زنا کرنے والے کو کمر تک زمین میں گاڑ کر اس پر پتھر برسائے جائیں، یہاں تک کہ مر جائے۔

(۳) اگر کوئی شخص اپنی نکاح دائمی والی زوجہ سے مباشرت کر چکا ہو لیکن اب وہ اس سے مباشرت نہ کر سکتا ہو۔ مثلاً وہ قید خانے میں ہو یا حالت سفر میں ہو، اس صورت میں اگر وہ زنا کرے تو اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے سو کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

(۴) ہر غیر شادی شدہ اور آزاد مرد اور عورت اگر زنا کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔ اسی طرح وہ مرد جو کسی پاگل عورت سے زنا کرے تو اسے بھی سو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۵) ایک بالغہ، عاقلہ اور آزاد عورت جس کا نکاح ہو چکا ہو اور ابھی تک اس نے اپنے شوہر سے مباشرت نہ کی ہو، اگر زنا کی مرتکب ہو تو اُسے بھی سو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۶) اگر ایک آزاد اور شادی شدہ مرد جس نے اپنی زوجہ سے مباشرت نہ کی ہو، اگر کسی اجنبی عورت سے زنا کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے، اس کا سر مونڈ

یا جائے گا اور اسے ایک سال کیلئے شہر بدر کر دیا جائے گا۔

۷) اگر کوئی غلام یا کنیز چاہے جوان ہو یا بوڑھا، مسلمان ہو یا کافر، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، زنا کرے تو اسے پچاس کوڑے مارے جائیں گے۔ انکے لئے سنگسار اور شہر بدری کی سزا نہیں۔

(۸) جب کوئی مبعض غلام (مبعض اس غلام کو کہا جاتا ہے جو نیم آزاد اور نیم غلام ہو) زنا کا مرتکب ہو تو اسکی سزا آزادی اور غلامی کی نسبت سے ہوگی۔ مثلاً اگر وہ آدھا آزاد اور آدھا غلام ہے تو اس کی سزا آزادی کی مناسبت سے پچاس کوڑے (آزاد آدمی کا نصف) اور غلامی کی مناسبت سے مزید پچیس کوڑے (غلام کا نصف) یعنی مجموعاً پچھتر (۷۵) کوڑے ہوگی۔

(۹) اگر کوئی بیمار شخص زنا کا مرتکب ہو جائے، جو کوڑوں کی سزا کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو ایسے لوگوں کی سزا ضغث ہے یعنی اس میں کوڑوں کو سو نازک چھڑیوں کو اکھٹا کر کے ایک ہی مرتبہ ملا کر زنا کار کو مارتے ہیں۔ (صحت یابی کے بعد اس پر دوبارہ حد جاری نہیں ہوگی)

(۱۰) زنا کی سزاؤں میں سے سب سے سخت ترین سزا اور زیادہ تکلیف دہ سزا حد اور تعزیر دونوں کا اکھٹے جاری کرنا ہے۔ یہ سزا ان لوگوں کے لئے ہے جو رمضان المبارک، یوم عرفہ، جمعہ اور عید الفطر کے محترم ایام یا زیارات مقدسہ میں اس قبیح فعل کے مرتکب ہوں، ایسے زنا کار کو اس کی معین سزا (قتل، کوڑے، سنگسار وغیرہ) کے علاوہ تادیب کے عنوان سے مزید سزا بھی دی جائے گی۔ اس اضافی سزا اور تادیب کا تعین حاکم شرع کی صوابدید پر ہوگا۔ (خلاصہ از کتاب اسلامی قانون سزا)

مزید تفصیلات کیلئے دیگر فقہی کتابوں اور رسائل علیہ کی طرح رجوع فرمائیں۔ پروردگار تمام مسلمانوں کو اس قبیح فعل کے ارتکاب سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

تمت بالخیر

علی محمد رحمانی

سلسلہ تربیت اسلامی کی کتابیں

ہماری مطبوعات

نمبر	کتب	مصنف	مطبع
1	آداب میت	مولانا محمد علی شاہ حسینی	مطبوعہ ادارہ پبلشرز
2	غیبت	مولانا اصغر علی جوادی	عبیر اکیڈمی
3	عفو و درگزر	مولانا محمد عباس شاکری	عبیر اکیڈمی
4	عزاداری (امام حسین علیہ السلام)	مولانا محمد جواد نوری	عبیر اکیڈمی
5	آداب نکاح وطلاق	مولانا سید مصطفیٰ حسینی	عبیر اکیڈمی
6	حقوق زوجیت	مولانا سید محمد عباس جعفری	عبیر اکیڈمی
7	حقوق والدین اور اولاد	مولانا جعفر علی سبحانی	نقی پبلشرز
8	غنا اور موسیقی	مولانا عباس مہدی مجاہدی	نقی پبلشرز
9	خمس	مولانا محمد علی ممتاز / مولانا شاہ حسین عسکری	عبیر اکیڈمی
10	اجتہاد و تقلید	مولانا محمد علی ممتاز / مولانا غلام عباس عارفی	اے ایم پبلشرز
11	دُعا	مولانا غلام اصغر عسکری	عبیر اکیڈمی
12	جھوٹ	مولانا افتخار حسین نقشی	اے ایم پبلشرز
13	صلہ رحمی	مولانا سید محمد علی شاہ حسینی	عبیر اکیڈمی
14	تہمت	مولانا جعفر علی سبحانی	عبیر اکیڈمی
15	لذات موت	مولانا محمد عباس جعفری	عبیر اکیڈمی
16	منافقت	محمد شریف مشہدی	عبیر اکیڈمی
17	امر بالمعروف	مولانا احمد علی امینی	عبیر اکیڈمی
18	تکبر	مولانا محمد جواد نوری	عبیر اکیڈمی
19	صبر	مولانا سید محمد علی شاہ حسینی	عبیر اکیڈمی
20	مومن کون؟	مولانا احمد علی امینی	عبیر اکیڈمی

With Compliment
From
MOHAMMAD AMIR

مطبوعات تربیت اسلامی



